سلسلہ مطبوعات انجمن ترقی اردو پاکستان ۲۷۶

جغرافیہ قرآن

مؤلفہ

انتظام اللہ شہابی

شائع کردہ

انجمن ترقی اردو (پاکستان)

اردو روڈ۔ کراچی ۱

Marfat.com

Marfat.com

سلسلۂ مطبوعات انجمن ترقی اردو پاکستان نمبر ۲۷۶

جغرافیۂ قرآن

اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ (آل عمران)

(بے شک یہی قصے سچے ہیں)

حسبِ فرمایش

ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب

جامع

انتظام اللہ شہابی اکبرآبادی

Marfat.com

DATA ENTERED

فہرست

۲۹۷۶۱۹
۶۵۶۳

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
دیباچہ	۴	مسجد الحرام	۲۵
وادِ غیر ذی زرع	۶	ہاروت و ماروت	۲۸
حدودِ عرب	۶	نینوا	۳۰
یمن	۶	طویٰ	۳۱
حجاز	۶	ہذا القریہ	۳۱
تہامہ	۶	مدین	۳۲
یمامہ (عروض)	۶	ایکہ	۳۴
جودی	۹	مصر	۳۵
احقاف	۱۲	مجمع البحرین	۴۹
وادی القریٰ	۱۵	بحر	۴۹
بابل	۱۷	امام مبین	۴۹
قدیم تاریخ بابل	۱۷	سینا	۵۱
موتفکات	۲۲	ارض مقدس	۵۳
آلِ ابراہیمؑ	۲۳	ربوت ذات قرار و معین	۶۱

Marfat.com

DATA ENTERED

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
تین وزیتون	۶۴	چار مصلّے	۸۳
روس الشیاطین	۶۵	غار حرا	۸۳
رقیم	۶۶	غار ثور	۸۳
سبا	۶۹	نقشہ مکہ معظمہ	۸۴
ذی القرنین	۶۹	نقشہ میدان عرفات	۸۵
وادی النمل	۷۳	عرفات	۸۶
اصحاب الرس	۷۴	مشعر الحرام	۸۶
لجبل بکہ	۷۵	بطن محسر	۸۷
مکہ۔ ام القریٰ	۷۶	نقشہ منیٰ	۸۸
کعبہ	۷۹	صفا	۸۹
مسجد الحرام	۸۰	مروہ	۸۹
مسجد کا طول	۸۰	بدر	۹۰
دروازے	۸۱	بدر الکبریٰ	۹۰
مینار مسجد	۸۱	اُحد	۹۰
نقشہ کعبہ معظمہ مسجد حرام	۸۱	مسجد قبا	۹۱
حطیم	۸۲	مسجد ضرار	۹۱
مقام ابراہیم	۸۲	حنین	۹۳
مطاف	۸۳	یثرب (مدینہ)	۹۴
چاہ زمزم	۸۳	روضہ مبارک	۹۵
ملتزم	۸۳	تبوک	۹۶

Marfat.com

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

جغرافیہ قرآن۔ جغرافیہ بائبل کی طرح مرتب کی ہے۔ اس میں قرآن مجید کے اذکار انبیاء، قصص میں جن ممالک و دیار، امصار بحر وجبال، اقوام وافراد کا ذکر آیا ہے ان کا جغرافی و تاریخی حالات قدیم وجدید اثری انکشافات سے تطبیق دے کر بیان کیے ہیں۔

سرسید احمد خاں نے خطبات احمدیہ میں جغرافیہ عرب اقوام و مذہب پر محققانہ بحث کی ہے جس سے اقوام قرآن پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ تاریخ عرب قدیم میں علامہ عبداللہ العمادی نے حکمرانوں اور اقوام عرب کے متعلق تحقیق کی ہے۔ ذوالقرنین، سبا، تبع (تبابعہ یمن) پر تاریخی نکات صحت کے ساتھ مفسرین کے لئے جمع کر دیئے ہیں۔ اس سلسلہ میں قصص قرآن کے متعلق مولانا حفظ الرحمان نے تحقیق اور کاوش سے کام لیا ہے جو وقت کی اہم ضرورت تھی وہ پوری کی ہے بائبل لغیٹ کی طرح علامہ سید سلیمان ندوی نے تاریخ ارض قرآن (عرب) مرتب کی جس میں وہ لکھتے ہیں

"سرزمین قرآن (عرب) کی تاریخ جس قدر لبعد القرآن یعنی بعد الاسلام روشن ہے اسی قدر قبل القرآن یعنی قبل اسلام تاریک ہے قرآن مجید نے بر سبیل اظہار واقعہ ملک عرب کی متعدد اقوام و اشخاص وانبیاء کے حالات مجملاً بیان کئے ہیں لیکن عرب کی قوم تصنیف و تالیف سے آشنا نہ تھی اس لیے ان اقوام، اشخاص اور انقطاع ملک کے تاریخی، سیاسی قومی، مذہبی اور جغرافی حالات کے بیان و تفصیل کی بنیاد مسلمان مصنفین نے صرف بے احتیاطانہ زبانی روایات پر رکھی ہے مگر اہل یورپ یونانی، رومانی سیاحوں اور جغرافیہ نویسوں کے

Marfat.com

تحریری بیانات اور عرب کے آثار قدیمہ کتبات پیش کرتے ہیں جو حقیقتاً زبانی روایات سے صحیح تر کہے جا سکتے ہیں اس بنا پر انہوں نے عرب قبل قرآن کی تاریخ کے متعلق بالکل نیا عالم پیدا کر دیا ہے جوان کی نظر سے علی الاکثر قرآن مجید کے بیان اور عرب کی زبانی روایات نے عرب کی جو تصویر کھینچی ہے اس سے مختلف ہے اس وجہ سے انہوں نے اعتراضات کا حملہ گاہ اس بحث کو بنا لیا۔"

اس تصنیف کا مقصد یہ ہے کہ بہ تطبیق معلومات قدیمہ و جدیدہ ارض قرآن (عرب) کے حالات متذکرہ کی اس طرح تحقیق کی جائے کہ قرآن مجید کی صداقت اور معترضین کی لغزش علی الاعلان آشکارا ہو جائے (ارض قرآن جلد اول ص ۳)

چنانچہ ارض قرآن میں جغرافیہ عرب، اقوام عرب، عاد، ثمود، اصحاب الحجر، مدین، اصحاب الایکہ، اصحاب الرس، قوم تبع، قریش کا ذکر کیا ہے احقاف، حجر، مدین، سبا، مکہ، یثرب، امام المبین، انبیاء، لقمان، اور السنہ عرب اور ادیان عرب پر تفصیلی تحقیقات عالمانہ انداز میں کی ہے۔ مگر بہت سے مقام جیسے جودی، بابل، مصر، موتفکہ وغیرہ، کا ذکر رہ گیا چنانچہ جغرافیہ قرآن میں اس کمی کو پورا کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

یہ قصص قرآن کی جامع و مختصر تفسیر بھی ہے خداوند کریم کی توفیق شامل حال ہوئی تو کلام پاک کے بیشتر حصہ سے معنوی تعلق پیدا ہو جائے گا۔

محترم بزرگ بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق مدظلہ نے از راہ قدر جغرافیہ قرآن کو انجمن ترقی اردو کراچی کی مطبوعات میں شامل کر لیا ہے۔

احتشام اللہ شہابی اکبرآبادی

انجمن ترقی اردو کراچی

Marfat.com

وادِ غیرِ ذی زرع (ابراہیم)

عرب کو قرآن مجید میں " وادِ غیرِ ذی زرع " سے یاد کیا گیا ہے اس کا نام المدیر فاران، قادیش، عربیہ[1] (ع ر ب) تھا عہد سلیمانؑ سے یہ جزیرہ نما قطعہ عرب کے نام سے شہرت پذیر ہوا[2]۔ اس کے حدود اربعہ یہ ہیں۔

مغرب میں بحر احمر، مشرق میں خلیج فارس و خلیج عمان، جنوب میں بحر عرب و بحر ہند شمال کی جانب اس کی سرحد بابل اور شام سے ملتی ہے یعنی مملکت عرب تا فرات کا مخرج جبل جودی علاقہ موصل ہے عرب کا طول ۱۵۰۰ عرض ۸۰۰ میل۔ رقبہ حدود عرب ۱۲ لاکھ مربع میل ہے[3] مغربی حصہ یہ شام سے بعض حصے یعنی مقام طلفار سے مقام ایلہ تک جو عقبہ کے قریب ہے

حدود عرب — مغرب و جنوب میں بحر احمر۔ مدین اور جدہ سے سواحل یمن تک۔ مشرق میں بحر ہند عدن اور ظفار سے بصرہ تک مشرق میں بحر عمان اور خلیج فارس بصرہ عمان اور بحرین سے بصرہ اور کوفہ تک اور شمال میں نہر فرات و طفار تک ارض قرآن)

عرب پانچ صوبوں میں تقسیم ہے۔

(۱) یمن (۲) حجاز (۳) تہامہ (۴) نجد (۵) یمامہ عروض[3]

صوبہ یمن — یہ علاقہ سرسبز شاداب ہے مکہ معظمہ سے یہ جنوب تک ہے جو بحر ہند کے کنارے کنارے اس لحد تک چلا گیا ہے اس کے دو جانب جنوب و مغرب میں بحر قلزم کا کچھ حصہ واقع ہے اور شمال میں صوبہ حجاز ہے۔ صوبہ یمن چھوٹے چھوٹے ضلعوں میں تقسیم ہے حضرموت (مزار حضرت ہودؑ) شیر، عمان، نجران (محل واقعہ اصحاب الاخدود) صنعا یمن کا دار السلطنت ہے اور یمن سے ہی ملک سبا بھی متعلق ہے اس کے قریب شہر مآرب جہاں حادثہ سیل عرم کا ہوا تھا۔ بحرین، حضرموت اور مغربی یمن کے بیچ میں ریگستان احقاف (مسکن قوم عاد) ہے۔

---

[1] عربیہ عبری لفظ ہے جس کے معنی بنجر زمین کے ہیں (حمیر زائن انسائیکلوپیڈیا صفحہ ۳۴۴)

[2] کتاب اول سلوک باب ۱۰ (۱۵) عرب (۲۶:۳) مراصد الاطلاع

[3] التعلیقات الانجیلیہ ص ۳۳ [4] نیو انسائیکلوپیڈیا صفحہ ۹۱

Marfat.com

صوبہ حجاز یہ صوبہ نجد اور تہامہ کے صوبوں کو الگ کرتا ہے اس کے مغرب میں بحر قلزم اور شمال میں صحرائے شام (ارض مقدس) مشرق میں صوبہ نجد ہے حجاز و شام کے درمیان وادی القرایٰ (مسکن قوم ثمود) اور ان کا مرکز الحجر ہے بحر احمر کے متصل شہر مدین مسکن حضرت شعیب اور جنگل (ایکہ) ہے۔

مکہ معظمہ، یثرب (مدینہ) طائف، جدہ، ینبوع، حجاز کے مشہور شہر ہیں مکہ معظمہ آنحضرت محمد صلعم کی پیدائش کی جگہ ہے اور مدینہ منورہ خواب گاہ نبوی ہے۔

صوبہ تہامہ اس صوبہ کا نام اس مناسبت سے تہامہ پڑ گیا ہے کہ اس کی ریتیلی زمین ہے جس سے جھلسنے والی حرارت نکلتی رہتی ہے اس کے مغرب میں بحر قلزم واقع ہے اور باقی اطراف، حجاز اور یمن سے محدود ہیں یہ مکہ سے شروع ہو کر عدن تک پھیلے ہوئے ہیں۔

صوبہ نجد یہ صوبہ عراق کے مشرق میں یمامہ، یمن اور حجاز کے درمیان واقع ہے۔

صوبہ یمامہ (عروض) یہ صوبہ، صوبہ یمن کے جانب وقوع سے ترچھا ہے یہ خطہ صوبجات نجد، تہامہ، بحرین، عمان، شحر، حضرموت اور سبا کے مابین واقع ہے اس کا دارالسلطنت یمامہ نامی جگہ ہے۔ شمال عرب میں سنگلاخ قطعات ہیں جن میں وادی مملکت بنی عیسو، خاندان حضرت ایوب جن کا مسکن البصریٰ تھا، ہیں شہر رقیم واقع تھا جو اصحاب کہف کا مسکن تھا۔ سینا جہاں جبل طور واقع ہے) کا جزیرہ نما بھی عرب سے ہی متعلق نظر آتا ہے۔[1]

---

[1] سرزمین عرب ایک زمانہ میں صحرائے افریقہ کا قدرتی حصہ تھی، بحر قلزم کی نمدار نے اسے صحرا سے کاٹ دیا، جو علیحدہ قطعہ بن گیا۔ (تاریخ ملت عربی، ص ۲۳) مطبوعہ انجمن ترقی اردو کراچی

پورے ملک عرب میں کوئی ندی یا دریا قابل ذکر نہیں ہے تمام ملک بنجر اور غیر آباد ہے البتہ سمندر کے کنارے جو علاقے آباد ہیں ان میں کچھ سرسبزی کے آثار ہیں۔ نجد کا صوبہ ایسا ہے جس کے ریگستانوں کا سلسلہ شام سے جاملا ہے اگرچہ عرب میں بکثرت پہاڑ اور پہاڑیاں ہیں۔ ان میں سے ایک پہاڑی کے سلسلہ کو رؤس الشیاطین کے نام سے قرآن نے ذکر کیا ہے۔ پورے ملک عرب کی آبادی سوا کروڑ کے قریب ہے یعنی دس، فی مربع میل آبادی ہے باشندے بہت جفاکش اور بہادر ہیں، کھجور کے سوا کوئی قابل ذکر پیداوار نہیں، باد سموم چلتی ہے اونٹ بار برداری کے کام آتا ہے[عل]۔

عل۔ اس جزیرہ نما کا ڈھلان مغرب سے خلیج فارس کی طرف ہے اوپر کے رخ وہ عراق تک پہاڑ متوازی چلے جاتے ہیں شمال میں یہ مدین کے مقام پہ نو ہزار فٹ تک بلند ہو گئے ہیں جانب جنوب یمن میں بارہ ہزار فٹ سے زیادہ اور حجاز میں آل عمرہ پر دس ہزار فٹ اونچی ہے ان پہاڑوں سے مشرق کی طرف ڈھلان بہت تدریجی اور طویل اور جنوب میں بحر قلزم کی جانب فاصلہ تھوڑا اور ڈھلان زیادہ سلامی دار ہے۔ عل ص۵

عل تاریخ ملت عربی۔

Marfat.com

جودی

وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ (ہود)

جودی۔ (کوہ ارارط کے سلسلہ کی چوٹی) جبل ارارط جس کا سلسلہ آرمینیہ سے ارض روم اور طرابزون تک پھیلا ہوا ہے سلہ اس سلسلہ کی چوٹی (جودی) موصل کے علاقہ میں دریائے دجلہ کے مشرقی جانب واقع ہے۔ قوم نوح اسی علاقہ موصل میں آباد تھی مادی سروسامان نے خدا سے غافل بنا رکھا تھا قانون الٰہی سے سرتابی کئے ہوئے تھے بت پرستی عروج پر تھی، ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر کی پوجا کرتے تھے سلہ ان کی اصلاح وہدایت کے لئے لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ "ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس بھیجا" مگر قوم اصلاح پذیر نہ ہوئی،

خدا کا حکم ہوا کہ کشتی بنائی جائے چنانچہ آپ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ۔ "اور کشتی بنانے لگے" جب کشتی بن گئی۔

آسمان سے پانی برسا زمین کے سوتے (فَارَ التَّنُّوْرُ) جاری ہو گئے آپ معہ متعلقین کے کشتی میں سوار ہو گئے جب آبادی غرق ہو گئی، اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ "(کیونکہ) وہ برے لوگ تھے اس لئے ہم نے ان سب کو غرق کر دیا" (الانبیاء)

سلہ کتاب المراۃ الوضیہ فی الکرۃ الارضیہ تالیف کرنیلوس دیک لامرکانی ص ۱۱۸

سلہ انوار التنزیل مطبوعہ یورپ جلد دوم صفحہ ۳۷۰

Marfat.com

جب حکم الٰہی سے پانی کم ہوا تو یہ کشتی وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ - جودی پر ٹھہری اصل میں جودی ایک گاؤں کا نام تھا اور ارارہ کی پہاڑی کا وہ سلسلہ جو اس گاؤں سے نزدیک تھا کوہ جودی کے نام سے مشہور تھا۔

جودی کا قدیم نام ملکی زبان میں اغری تاریخ تھا، اسی نواح میں قرداد بازبدا کی مشہور آبادیاں بھی تھیں وہاں یہ پہاڑیاں انہیں بستیوں کے نام سے موسوم تھیں ابو حنیفہ دینوری نے اسی مناسبت سے کشتی کا مستقر جبل قرداد بازبدا کو قرار دیا تھا[1] ابن قتیبہ نے بھی یہی روایت نقل کی ہے[2] مشہور مسیحی مورخ گریگوری ابو الفرج ملطی نے ان سب کی تطبیق کر دی ہے کہ جبل قرداد کوہ جودی دونوں ایک ہی ہیں[3] کوہ ارارط کا وسیع سلسلہ جابجا مختلف ناموں سے مشہور ہے تورات کے موجودہ ترجمے میں صرف پہاڑ ارارط کا نام درج ہے مگر سریانی و کلدانی زبان میں تورات کے جو نسخے ہیں ان سب میں سفینہ نوح کا مستقر کوہ جودی ہے علامہ یاقوت حموی نے اصل زبان سے تورات کا جو لفظی ترجمہ پیش کیا ہے اس میں بجائے ارارط جودی مذکور ہے[4]

(نوٹ) وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا۔ اور کہتے ہیں (قوم نوح کے سردار) کہ (اے لوگو) اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور ود، سواع، یغوث، یعوق و نسر کو ترک نہ کرنا یہ بہتوں کو بہکا چکے ہیں امام بیضاوی کہتے ہیں یہ چند آدمیوں کے نام ہیں جو حضرت آدم و نوح کے درمیان گذرے ہیں لوگوں نے ان کے مرنے کے بعد ان کی مورتیں بطور یادگار بنائیں جن کی مدت دراز کے بعد پوجا مروج ہو گئی[5] ود مرد کی صورت پر تھا، سواع عورت کی شکل پر تھی۔

[1] اخبار الطوال صفحہ ۳ [2] معارف صفحہ ۸ [3] مختصر الدول صفحہ ۲۱ [4] معجم البلدان

[5] انوار التنزیل مطبوعہ یورپ جلد ۲ صفحہ ۳۶۰

Marfat.com

اس پہاڑ کی دو چوٹیاں ہیں جو کہ تقریب سات میل سے ایک دوسرے سے جدا ہیں ۔ سب سے اونچی چوٹی ۱۷ ہزار فٹ سمندر کی سطح سے بلند ہے جو ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہے[۱] ۔ دائرۃ المعارف العربیہ کے مسیحی مؤلفین لکھتے ہیں کہ روایات اب تک اسی قول کی تائید میں ہیں کہ اس حادثہ کا مرکز یہی پہاڑ "جودی" تھا۔ مورخ برسس جو سکندر اعظم کا معاصر تھا اس کی بھی یہی رائے ہے بلکہ کوہ "جودی" کی چوٹی پر کشتی کے آثار بھی اس کو ملے تھے[۲] ۔ بو صفیر جلائی بھی اپنے کلام میں جبل جودی کا ذکر کرتا ہے

فما لطفتہ من حب مزن تقاذفت بھا جنبتا الجودی واللیل دامس

باطیب منی فیھا وما ذقت طعمہ ولکننی فیما تری العین فارس

علامہ ابو اسحاق اصطخری متوفی ۳۴۰ھ نے جبل جودی کی زیارت کی[۳] ۱۸۳۹ء میں مسٹر بریٹ روسی سیاح کا بھی ادھر سے گذر ہوا تھا اب اس پہاڑ کے زیر سایہ قوم کرد آباد ہے[۴] ۔ ابن بطوطہ ر ۷۲۵ھ نے بھی جودی کی زیارت کی ہے[۵]

(بقیہ صفحہ ۱۰) یغوث کی صورت شیر کی تھی۔ یعوق کی صورت گھوڑے کی تھی۔ نسر عقاب کی شکل کا تھا۔ عبرانی میں نسر کو نسروک کہتے ہیں اسیریا میں جو مسکن قوم نوح تھا اس کی پرستش ہوتی تھی۔ نینوا میں اس کا معبد بنا ہوا تھا۔ وہاں کے کھنڈرات سے مجسمہ نسر کا برآمد ہوا ہے نسروک کا توریت میں ذکر ہے عہ نینوا میں نسروک کے مندر میں اسیریا کے بادشاہ سنحریب کو جبکہ وہ پوجا کر رہا تھا اس کے لڑکوں نے قتل کر ڈالا تھا[۶]

[۱] معجم البلدان جلد ۳ صفحہ ۱۴۳ [۲] دائرۃ المعارف حرف جیم [۳] مساحۃ العرب فی تقدمات العرب ص ۵۸ [۴] بائیبل انسائیکلوپیڈیا ایڈیشن صفحہ ۱۴۲ [۵] صناجۃ الطرب [۶] صحیفہ انشعیاہ ۔ ترجمہ عجائب الاسفار جلد اول ص ۴۳۴ ۔

احقاف

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ

احقاف۔ صحرائے ریگستان کو کہتے ہیں، یمامہ، عمان، بحرین، اور مغربی یمن کے (یعنی عرب کے جنوب و شمال میں ہر دو طرف) درمیان میں جو صحرائے اعظم الدنیا یا ربع الخالی کے نام سے واقع ہے یہ عہد قدیم میں آباد تھا قوم عاد ارم یہیں رہتی تھی [1]

بلاد عاد یقال لہا الاحقاف وھی بلاد مستعملہ بالیمن وبلاد عمان [2]

قوم عاد اپنے مورث عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کے نام سے مشہور تھی انہوں نے احقاف میں عظیم الشان عمارتیں تعمیر کی تھیں مذہب ان کا بت پرستی تھا۔ قوم عاد کے متعلق علامہ ناصر الدین ابو الخیر ابو محمد حسین ابن مسعود الفرا البغوی متوفی ۵۱۶ھ اپنی تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل میں لکھتے ہیں

عاد بن عوص بن ارم بن سام وہم عاد الاولیٰ کانت منازل قوم عاد بالاحقاف وہی رمال بلبنین عمان و حضر موت، علامہ جلال الدین عبد الرحمان بن ابو بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ اپنی تفسیر در منثور میں تحریر کرتے ہیں کہ قوم عاد نہایت زبردست اور زور آور قوم تھی عاد کی قوم کے ایک بت کا نام صمود (صدا) اور دوسرے کا نام ہبہ (ہبا)

عہ ابن خلدون کتاب ثانی جلد اول ص ۳۱

سلہ ارض القرآن جلد ا صفحہ ۹۰ سلہ ابی الفدا

Marfat.com

تھا۔ اور تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے کہ تیسرے بت کا نام صمد تھا ان اصنام کی پرستش اور عام بد اخلاقی کی اصلاح کے لئے ہود علیہ السلام (عابر) بن شالخ بن ارفخشد بن سام مامور ہوئے۔ وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا (ھود) اور قوم عاد کی طرف ہم نے انکے بھائی ہود علیہ السلام کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔ مگر یہ قوم باطل پرستی سے کنارہ کش نہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے ان پہ قحط ڈالا اس کے بعد ریگستانی آندھی کے بگولوں سے تباہ ہوئے۔ لیکن عاد منتجین ہود علیہ السلام نے بابل میں ڈھائی سو سال تک حکومت کی اور مصر میں بھی "ہیک سوس" (شاہان بدویہ) کے نام سے پانچ سو سال تک برسراقتدار رہے جن کی یادگار آج بھی ابوالہول مصر میں موجود ہے انہی کے اخلاف عاد ثانی کے نام سے یمن و سبا میں برسر اقتدار تھے جس میں لقمان، تبع، ذوالقرنین و ملکہ سبا مشہور ہیں۔

یونانی جغرافیہ نویس بطلیموس متوفی ۱۴۰ ق م نے اپنے جغرافیہ میں عاد ارم کا اوڈ مبٹا کے نام سے ذکر کیا ہے۔

وَفِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ۔ (الذریت) اور عاد کی قوم میں جب ان پر برباد کرنے والی آندھی بھیجی)۔ وانہ اھلک عادا ن الاولی۔ اور یہ کہ اسی نے ہلاک کیا عاد اولی کو (النجم)

عہ۔ حضرت لقمان کی شخصیت اور زمانہ کے تعین کے متعلق بہت کچھ اختلاف ہے مورخین عرب لقمان کو نبی نہیں قرار دیتے بلکہ کہتے ہیں کہ وہ ایک نامور حکیم تھے اور بنی اسرائیل میں سے کسی کے غلام تھے جن کو اس کے مالک نے بہت سا مال دے کر آزاد کر دیا تھا یہ عہد حضرت داؤد علیہ السلام میں تھے ایلہ اور مدین کے اطراف میں رہتے تھے بیضاوی نے ان کو حضرت ایوب کا بھانجہ یا عبورا کا بیٹا بتایا ہے۔ بعض محققین کا قول ہے لقمان قوم عاد کا ایک بادشاہ تھا۔ نشوان بن سعید الحمیری لکھتا ہے کہ جمہور کے قول کے مطابق وہ نبی نہ تھے بلکہ قین بن جسر قضاعی کے غلام تھے اور لقمان حمیری ایک حکیم اور عالم تھے امام سہیلی نے لقمان کو حبشی

Marfat.com

قبل نزول قرآن عاد ارم کی شہرت اہل عرب میں عام تھی[۵] چنانچہ شعرائے عرب کے کلام میں بھی ذکر موجود ہے۔ اَلقَدُ مَا اَهلَكَ عَادًا فِي مَنَازِلِهَا وَالبَغْيُ فَنَى قَدْ عَفَا دَارَهَا الجَمَدُ ۵۔ دوسرا عرب کا شاعر ابی الطیب المتنبی۔

يَقُوْلُ بِالنَّقْلِ مَنْ لَا يَوَدُّ وَيَقْضِي لَهُ بِالسَّعْدِ مَنْ لَا يُنَجِّمُ۔ اِذَا بَعَلَى الأَيَّامِ حَتّٰى ظَنَنْتُهُ بِطَالِبِهِ بِالثَّارِ عَادٌ وَجُرْهُمُ ۶۔ تیسرا شاعر معرز بن المکعبر الضبی کہتا ہے۔

حَتّٰى انْتَهَوْا الْمِيَاهَ الْجَوْفَ طَاهِرَةً ۔ مَا لَمْ تَشْرَبْهُمْ عَادٌ وَلَا اِرَمُ ۷

امیر معاویہ کے زمانہ میں سنہ ۵۰ھ سے ۵۵ھ تک عبدالرحمان مصر کے گورنر تھے انہوں نے حضرموت کے منہدم شدہ قلعہ حصن غراب پر جو کتبہ حمیری کا پایا تھا اس کا ترجمہ عربی زبان میں کیا گیا۔

کتبہ کا ترجمہ

ہمارے حکمران و سلاطین ہیں جو بدکاری سے بہت دور ہیں اور غداروں اور خیانت کاروں کے حق میں بہت سخت ہیں وہ ہمارے لئے ہود کے مذہب کے مطابق

البغیہ ص۱۳) اور ایلہ کا باشندہ بتایا ہے اس کا نام لقمان بن عنقا بن سرور تھا جس کا ذکر قرآن مجید نے کیا ہے اور اس کے بیٹے کا نام ثاران ہے پھر لکھا ہے کہ لقمان بن عاد حمیری ایک اور شخص تھا (روض الانف ج ا صفحہ ۲۶۶) لقمان کی قبر یمن میں بتائی جاتی ہے سجستانی نے لقمان کا ذکر معمرین میں کیا ہے (معارف ابن قتیبہ صفحہ ۱۴) مسعودی بر حاشیہ مقری ج ا صفحہ ۷۹ شمس العلوم للحمیری صفحہ ۹۶ و کتاب المعمرین للسجستانی صفحہ ۳-۴ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا ج ۱۷ صفحہ ۱۲۷ طبع یازدہم ۴ (المبادیات لامیم کا حاشیہ صفحہ ۳۳)۔

۴۔ تاریخ ملت عربیہ صفحہ ۳۵۔ ۵ صفۃ جزیرۃ العرب صفحہ ۲۱۳ ۶ کتاب المراۃ الوضیہ فی الکرۃ الارضیہ تالیف کرنیلیوس فان دیک الامریکی مطبوعہ بیروت ۱۲۸۶ء صفحہ ۱۶ ۷ عربی ادب کی تاریخ ص ۳۰

Marfat.com

شرلیت قائم کرتے ہیں۔ [۸]

علامہ یاقوت حموی ۶۲۳ھ نے کھنڈرات عاد دیکھے۔ اور اس کا ذکر معجم البلدان میں کیا ہے۔ [۹] سنہ ۱۸۵۰ء میں ڈبلیو ہیٹل سیاح نے احقاف کا سفر کیا اور آثار عاد دیکھے [۹] ۱۸۴۳ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے ایک مشن یمن بھیجا تھا اس کو مندرجہ کتبہ اصل حمیری خط میں ملا جس کو مسٹر فارسٹر نے اپنے تاریخی جغرافیہ عرب میں نقل کیا ہے یہ کتبہ ہود "حضرت عیسیٰؑ سے ۱۸۰۰ برس قبل کا ہے مزار حضرت ہودؑ حضرموت میں ہے [۱۰] ابن بطوطہ نے احقاف میں مزار دیکھا ہے اس پر کتبہ لگا ہوا ہے جس پر لکھا ہے هذا قبر هود نبی بن صالح [۱۱]

وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ (الفجر)

وادی القری (حجاز یا فاران کا پہاڑی ملک اعرب کا شمالی یا مغربی حصہ جو مدینہ اور ملک شام کے درمیان ہے یہ اولاد ثمود بن حبر بن باجاش بن ارم [۱۲] کا مسکن تھا پہاڑوں میں مکان تراش کر رہتے تھے صدر حجر تھا جو دومۃ الجندل سے جنوب کی طرف پہاڑ پر ہے یہ ثمود بن حبر بن باجاش بن ارم کی اولاد قوم عاد کے مثل تھے ان پر حضرت صالح بن عبید بن آسف بن ماشح بن عبید بن حادر بن ثمود مبعوث ہوئے توحید کا وعظ کہا ان کی اصلاح کرنا چاہی [۱۳] مگر ثمود مشرکانہ زندگی سے باز نہ آئے جھٹلایا قوم ثمود نے ڈرانے والوں کو کذبت ثمود بالنذر (القمر) آخر زلزلے نے ان کے رہنے کے پہاڑ شق کر دیے جس میں یہ دفن ہو کر رہ گئے ان

---

[۸] ارض القرآن از علامہ سید سلیمان ندوی۔ [۹] معجم البلدان حرف ح ادحش [۱۰] یادداشت علاقہ حضرموت از ڈبلیو ہیٹل [۱۱] نیو انسائیکلوپیڈیا مرتبہ ایچ جی رولی لندن ۱۹۱۲ء صفحہ ۵۳۷ [۱۲] مکوبیہ

[۱۱] عجائب الاسفار اردو جلد اول ص ۱۲۸ [۱۳] ترجمہ۔ اور ساکنان ثمود کے جنہوں نے تراشا تھا پتھروں کو بیچ وادی القری کے [۱۴] تاریخ ابی الفدا و ابن خلدون کی کتاب ثانی ج ۱ ص ۲۵

Marfat.com

کے ایک زمانہ لعد انباط (بنو اسمٰعیل) یعنی اصحاب الحجر کا قبضہ حجر مہ پر رہا اس قوم کی تباہی کے بعد سرجون بادشاہ اشور کے مقبوضات میں ثمود کا نام ملتا ہے یہ بادشاہ ۷۱۵ ق م میں یہاں قابض تھا شعرائے عرب متنبی وغیرہ بھی ثمود کا ذکر کرتے ہیں،

وفی حجر دکفیک ماحدّت لی ۔ بنفسی وَلو کنت، اشقیٰ ثمود ۔ سنہ ۹ھ

میں حجر سے آنحضرت تبوک تشریف لے جاتے ہوئے گذرے[۳] تھے[۴] آثار ثمود کا معجم یاقوت میں ذکر ہے ۱۸۷۵ء میں مسٹر ڈوٹے حجر گیا تھا، کتبات ثمود فراہم کئے اور ۱۸۸۳ء میں سی پی ہیوبر فرنچ سیاح بھی گیا تھا اب حجر مدائن صالح کے نام سے حجاز ریلوے کا اسٹیشن ہے[۵]۔

---

[۳] ارض قرآن [۴] سیرۃ النبی از علامہ شبلی نعمانی مرحوم [۵] تاریخ عرب قدیم از علامہ عبداللہ العمادی صفحہ ۸۴ [۶] ترجمہ: اور تیرے دونوں ہاتھوں کی بخشش میں میری جان بھی ہے جسے تو نے مجھے بخشدیا ہے اگرچہ میں قوم ثمود سے بھی زیادہ بدبخت ہوں، ۱۸۸۳ء میں جولیس اوتنگ، علامہ جین، مدائن صالح گیا وہاں سے ۶۵ کتبے انباط (اصحاب الحجر) فراہم کئے اور حضرت صالح کا مسکن دیکھا اور قوم ثمود کے مکانات چٹانوں میں ترشے ہوئے دیکھے ان پر نبطی اور ثمودی زبان کے کتبے موجود تھے (امریکن جرنل) پروفیسر نولڈکی ہسٹری آف ورلڈ جلد ۸ صفحہ ۳ کے تمہیدی آرٹیکل میں قوم ثمود کے متعلق لکھتے ہیں، قوم ثمود جن کی عمارات سے ڈاوٹے اور لوٹنگ کی مختولوں نے ہم کو روشناس کردیا ہے[۵]

[۵] ہسٹری آف ورلڈ نوشتہ پروفیسر نولڈکی صفحہ ۱۵ د ہسٹری آف دی عرب حتی ص ۴۲ [۶] عربی ادب کی تاریخ ص ۲۱

بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ؕ

بابل دریائے دجلہ اور فرات کے زیریں حصہ پر واقع ہے جو آج کل کردستان کے نام سے مشہور ہے۔

قدیم تاریخ سنہ ۳۰۰۰ ق م میں صحرا نشین و خانہ بدوش سامی قبائل بابل کے گرد و نواح میں بود و باش رکھتے تھے جن کا مشغلہ جنگ و پیکار اور ان کی رزم گاہ عراق عرب کی سرزمین تھی ایک وقت میں یہ بابل پر قابض ہو گئے۔ انہی قبائل میں سے ایک قبیلہ کے سردار سرغون نامی نے منتشر قبائل بنو عاد (سامی) پر فتح حاصل کر کے متحد کر لیا، اور بابل کی حکومت کی بنیاد ڈالی جو دو ڈھائی سو سال سنہ ۲۷۰۰ ق م تک رہی اس خاندان کا مشہور بادشاہ آور سقاعہ یہیں قصر بلند ؏ نمرود بن کنعان نے تعمیر کیا تھا۔ اعلامی خاندان کا جب دور آیا تو اس خاندان کا باجبروت بادشاہ سنہ ۲۳۰۰ ق م کا دولاہر (نمرود) تھا اس کے شاہی عہدہ دار آزر بت تراش تھے ؏

؏ تاریخ ابن خلدون ص ۱۸۶ و تاریخ بابل ؏ الہلال ۱۹۱۳ء (مولانا ابوالکلام آزاد) کتاب ثانی

تل مضیر میں جو ناصریہ سے جانب جنوب و مغرب، میل ہے عور کی یادگاریں باقی ہیں۔

؏ قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُم مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِن فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ (سورۃ النحل رکوع ۳)

وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے انہوں نے حیلہ سازی کی تو اللہ نے ان کی عمارت کو جڑ سے اکھیڑ دیا اور ان کے اوپر سے چھت ٹوٹ کر گری اور اس طرح ان پر عذاب نازل ہوا کہ ان کو خبر تک نہ ہوئی۔

اس آیت مقدسہ میں جس قصر کی طرف اشارہ ہے امام رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ اس قصر کو اس قدر بلند نمرود نے بنایا تھا کہ اس پر چڑھ کر آسمان تک (باقی ص ۱۸ پر)

Marfat.com

وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِبْرٰہِیْمَ ؑ

حضرت ابراہیم خلیل اللہ آزر کے یہاں شہر عور (واقع مغربی ساحل فرات) میں پیدا ہوئے اس وقت بابل عروج پر تھا باشندے ستارہ پرست تھے آپنے اپنی قوم میں آواز توحید بلند کی۔ اِذْ قَالَ لِاَبِیْہِ وَقَوْمِہٖ مَا ہٰذِہِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْٓ اَنْتُمْ لَہَا عٰکِفُوْنَ۔ ترجمہ: جب انہوں (ابراہیم) نے اپنے باپ اور قوم سے کہا کہ یہ پتھر کی مورتیں جن کی پرستش پر تم جمے بیٹھے ہو کیا ہیں؟ ان ارشادات کا باپ اور قوم پر کچھ اثر نہیں ہوا تو بادشاہ وقت تک رسائی حاصل کی، پھر اس سے گفتگو کی۔

بادشاہ نے حضرت ابراہیم سے خدا کے بارے میں حجت کی، جب حضرت ابراہیم نے کہا کہ میرا پروردگار وہ ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے تو وہ کہنے لگا کہ میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں، حضرت ابراہیم نے کہا اچھا خدا

اِذْ قَالَ اِبْرٰہِیْمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ ط قَالَ ابراہیم فان اللہ یاتی با لشمس مِنَ المشرق فات بھا من المغرب فبہت الذی کفر ط۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷) پہونچ جائے اور وہاں کے ساکنین کو قتل کردے اس کی طرف آیت مذکورہ میں اشارہ ہے اس کی بلندی ۵ ہزار گز کی تھی ؎۱ صاعد اندلسی نے طبقات الامم میں لکھا ہے کہ بانی قصر نمرود بن کنعان بن سنحاریب نہیں نمرود اکبر ہے جو حضرت ابراہیم کا معاصر تھا اہل بابل کا خیال ہے طوفان نوح کے بعد تمام دنیا کے بادشاہوں میں یہ پہلا بادشاہ تھا ابو محمد حسن بن احمد بن یعقوب ہمدانی معروف بہ ذی الامینہ صاحب کتاب سرائر الحکمۃ و کتاب الاکلیل کا بیان ہے کہ اس قصر نمرود کی بلندی جو اہل علم نے بیان کی ہے ۵ ہزار گز اور اس کا عرض ۵ سو گز ہے۔ ؎۱ تفسیر کبیر ج ۵ صفحہ ۳۱۳ ؎۲ طبقات الامم صفحہ ۲۶

؎۳ یاد کرو بیچ کتاب کے ابراہیم کو۔

Marfat.com

تو سورج کو پورب سے نکالتا ہے تو اسے پچھم سے لے آ۔ وہ کافر حضرت ابراہیم کے جواب
سے ہکا بکا رہ گیا۔" (البقرہ ع ۳۵)

اپنی قوم کو حضرت ابراہیم کی یہ نصیحت تھی کہ اللہ کی بندگی کرو اور بری بری باتیں
چھوڑو اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے تم تو خدا کے سوا بت پوجتے ہو
اور ہاتھ سے بناتے ہو اور اسے پوجتے اور خدا ٹھہراتے ہو۔"

(اور کہا) بخدا تمہارے پیٹھ موڑتے ہی یا چلے جاتے ہی میں تمہارے بتوں سے
ضرور چال چلوں گا، پھر
(ایک روز بت خانہ میں جا گھسے) سب
بتوں کو توڑ ڈالا اور سب سے بڑے بت کو
رہنے دیا جب لوگوں نے بتوں کی یہ حالت
دیکھی تو ششدر رہ گئے اور آپس میں
کہنے لگے کہ بھلا یہ حرکت کس نے کی ہوگی
حضرت ابراہیم کو بلا کر ان سے کہا کہ تم نے
یہ کیا کیا آپ نے کہا کہ اس بت نے کیا
ہوگا جو سب سے بڑا ہے اور ثابت کھڑا
ہے اگر یہ ٹوٹے بت بول سکیں تو ان
سے پوچھ لو۔ یہ سنکر وہ نادم ہو گئے اور
کہنے لگے کہ یہ بول نہیں سکتے، تو آپ نے
کہا کہ ان کی کیوں پوجا کرتے ہو جو نہ نفع
پہونچا سکتے ہیں نہ نقصان۔ اس پر جھلا
کر کہا کہ اسے مار ڈالو یا دہکتی ہوئی آگ

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ
تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا
كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝
قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ
لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى
يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗۤ اِبْرٰهِيْمُ ۝ قَالُوْا فَاْتُوْا
بِهٖ عَلٰۤى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ۝
قَالُوْۤا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا
يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ
هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝
فَرَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْۤا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ
لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰۤؤُلَاۤءِ يَنْطِقُوْنَ ۝ قَالَ
اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ

Marfat.com

میں ڈال دو اور اپنے دیوتاؤں کی مدد کرو (الانبیاء)

شیئاً ولا یضرکم اُفٍّ لکم ولما تعبدون من دون اللہ افلا تعقلون
قالوا حرقوہ وانصروا آلہتکم ان کنتم فاعلین ۰ (الانبیاء)

ہم نے کہا اے آگ ابراہیم کے حق میں ٹھنڈی اور سلامتی بن جا (الانبیا)

قُلنا یا نارُ کونی بردًا وّسلامًا علیٰ ابراہیم۔

یعنی خدا نے آتش افروز اور فتنہ گر کلدانیوں کی آگ سے حضرت ابراہیم کا کچھ نقصان نہ ہونے دیا عله۔

وَارادوا بہٖ کیدًا فجعلناھم الاخسرین۔ (الانبیاء)

اور ان لوگوں نے ان کے ساتھ برائی کرنا چاہا تھا سو ہم نے انہی لوگوں کو ناکام کر دیا"

(حضرت ابراہیم کے وعظ سے)

فآمن لہ لوطٌ وقال انی مہاجرٌ الیٰ ربی ط انہ ھو العزیز الحکیم (العنکبوت)

حضرت لوط ایمان لے آئے تھے حضرت ابراہیم نے کہا میں وطن چھوڑ کر اپنے پروردگار کی طرف جاتا ہوں وہی زبردست حکمت والا ہے اور وہ مجھ کو رستہ بتا دے گا عله۲۔

ونجینٰہ ولوطاً الی الارض التی بارکنا فیہا للعالمین۔ (الانبیاء)

اور ہم نے ابراہیم اور لوط کو ایسے ملک کی طرف بھیج کر بچا لیا جس میں ہم نے دنیا جہان والوں کے واسطے خیر و برکت رکھی۔

عله ابی الفدا صفحہ ۲۲ عله۲ تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۵۱۷

Marfat.com

بیوی سارا اور برادرزادہ حضرت لوط[1] ابن ناحور کو ہمراہ لے کر ملک عرب کی طرف جو سامی قوم کا اصلی مرکز تھا روانہ ہوئے۔ عـ راہ میں اعرافیل (حمورابی) جو ارض بابل کے حصے شنعار پر فرمانروا تھا اس سے برکت حاصل کرتے ہوئے اولاً مغرب کی سمت میں روانہ ہوئے اور بابل کو خیر باد کہا۔

حضرت ابراہیم حران واقع کنعان (زمین پست) میں جا پہنچے چند سال یہاں قیام کیا خدا نے برکت دی کہ دولت مند رئیس بن گئے۔ یہیں ایک میدان میں (عرب کا شمال و مغربی حصہ جس کو مصر کہتے تھے[2]) اس نواح کے ایک عرب سردار نے جس کا نام مرقیون[3] تھا آپ کو اپنا خلیفہ بنایا اور اپنی دختر حضرت ہاجرہ کو آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت ابراہیم نے مصر اور فلسطین کی بڑی سڑک پر جو بلن سے ۲۷ میل پر سات کنوئیں کھدوائے اور چند درخت نصب کئے اس لئے وہ مقام بیر سبع کے نام سے مشہور ہوا۔

حضرت ابراہیم ۸۰ برس کی عمر کو پہنچے مگر کوئی اولاد نہ تھی آپ نے دعا فرمائی اور منت مانی کہ پہلا لڑکا خدا کی نذر ہوگا۔ خدا نے حضرت ہاجرہ کے بطن سے ایک فرزند ۱۹۱۰ قم میں عطا فرمایا جس کا نام اسمٰعیل رکھا (یعنی خدا نے سنا) بیر سبع سے کچھ فاصلہ پر (سدوم کی بستیاں) آباد تھیں وہاں لوگ فواحش میں مبتلا تھے ان کی ہدایت کے لئے حضرت لوط[4] بھیجے گئے۔

عـ ابن الفاص ہم ۲۲ءعـ[2] انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا بیان مصر عـ[3] خطبات احمدیہ ص ۲ عـ[4] لوط کے دو لڑکے عمود اور بوالی تھے۔

Marfat.com

موتفکات

وَالمُؤتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿﴾ فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰى ﴿﴾ (النجم) ۱ے

آج جہاں بحر میت ہے یہاں پانچ بستیاں سدوم کے نام سے تھیں، قرآن نے موتفکہ کے نام سے یاد کیا ہے، اہل موتفکہ معصیت اور بت پرستی میں منہمک ہو گئے تھے حضرت لوط کے وعظ و پند سے متاثر نہ ہوئے اور آپ کو جھٹلایا۔

کذبت قوم لوط۔ لوط کی قوم نے جھٹلایا۔ (الشعراء)

آخر اس بدنصیب قوم پر عذاب الٰہی آیا۔

فلما جاء امرنا جعلنا عالیہا سافلہا۔ (ہود)

(پس جب کہ ہمارا امر (عذاب) آگیا ہم نے اس کے عالی کو اس کا سافل بنا دیا یعنی الٹ دیا۔

غرضیکہ اہل موتفکہ کنکر پتھر کے نیچے دفن ہو گئے ۲ے اور ان پانچوں بستیوں پر بحر میت موجزن ہے۔ بحر میت کا طول ۵۳ میل اور عرض دس میل کا ہے۔

۱ے۔ اور لوط کی بستیوں (موتفکہ کو بھی) اسی نے الٹ مارا، پھر ان پر جو تباہی آئی وہ آئی۔

۲ے ترجمہ ابن خلدون کتاب ثانی جلد اول ص ۱۳۷

Marfat.com

وال ابراہیم

حضرت ابراہیم کی عمر ۱۰۰ برس کی ہوئی اور حضرت سارہ ۹۰ برس کی تھیں۔
خدا نے ان کے بطن سے ۱۸۹۶ ق م میں حضرت اسحاق کو پیدا کیا۔
اور دیا ہم نے اس کو اسحق (العنکبوت) وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ

بکہ ۔ مکہ

حضرت ابراہیم کو سدوم (موتفکہ) پر عذاب نازل ہونے کی خبر ملی۔ سمجھا کہ اس نواح میں اس مرکز توحید کو ڈھونڈنا تھا جس کے وہ متمنی تھے عبث ہے تھوڑے انتظار کے بعد حضرت ابراہیم نے متعلقین کو بیر سبع میں چھوڑا اور خود جنوب کی طرف روانہ ہوئے، توفیق الہیٰ نے رہبری کی لے جا، مکہ میں پہنچے دیکھا تو چاروں طرف پہاڑیاں ہیں زمین پست اور خشک اور غیر آباد۔

بن کھیتی کے میدان میں۔ وادی غیر ذی زرع

بیچ میں ایک چشمہ (جس کا نام زمزم پڑا) اس کے پاس خدا دم لیا (اور وہی جگہ ہمیشہ کے لئے مقام ابراہیم کہلائی) آپ نے خواب میں دیکھا کہ چہیتے بیٹے اسمٰعیل کو راہ خدا میں قربان کر رہے ہیں اپنی نذر یاد کر کے سمجھا کہ یہی تعبیر ہے اور یہیں

حضرت اسحاق کو شام (ارض مقدس) کا ملک دیا کیونکہ بابل اس کے مشرق میں تھا اور عرب جہاں حضرت اسمٰعیل کو آباد کیا وہ حضرت اسمٰعیل کو دیا تاکہ ان کی ننہیال مصر جو مغرب میں ہے قریب رہے

Marfat.com

خدا کا بیت عتیق یعنی پرستش گاہ ہے۔

بیت عتیق کا بقیہ صرف ایک چمکتا ہوا پتھر رہ گیا تھا اسی کو یادگار سمجھا اور اس مقام کی نشانی قرار دے کر فوراً بیر سبع کو واپس گئے اور اسمٰعیلؑ کو جو اس وقت ۱۶ سال کے تھے اپنے ساتھ بطحار مکہ میں لائے ان سے واقعہ خواب بیان کیا۔

قال یٰبُنَیَّ اِنِّی اَرٰی فِی المنام اَنِّی اَذْبَحُکَ فانظر ماذا تریٰ ط قال یٰابتِ افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصّٰبرین ۝ (والصّٰفّٰت)

کہ اے فرزند میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں۔ تم سوچو تمہاری کیا رائے ہے، بیٹے نے کہا اے باپ آپ وہی کیجیے جو آپ کو حکم دیا گیا ہے، مجھ کو انشاء اللہ استقلال والا پائیں گے۔

اس کے بعد جب دونوں آمادہ ہو گئے سواری اور ملازمین کو کوہ صفا پر چھوڑا اور حضرت اسمٰعیل کو لے کر اس مقدس جگہ کے سامنے سات بار طواف بطور نذر

حضرت سارہؓ اور حضرت ہاجرہ کے علاوہ ایک بیوی قطورہ بھی تھیں۔

حضرت اسحاق کی شادی رفقا بنت بتوئیل بن ناحور بن آذر سے ہوئی ان کا قیام حاران ہی میں رہا۔ ان سے دو توام بیٹے پیدا ہوئے ایک کا نام یعقوب (اسرائیل) دوسرے عیص (ادوم) تھے یہ ادومی خاندان و حکومت کے بانی تھے عیص کا مستقل مسکن عرب کا وہ حصہ ہے جو کوہ شعیر کے نزدیک واقع ہے یہی ملک آدومیہ کہلایا یہ بحر میت اور خلیج عقبہ کے بیچ میں واقع ہے ۳ ابراہیم علیہ السلام کی تیسری بیوی کنعانی قطورہ تھیں جن کے بطن سے زمران، یقشان، مدین، بائی مدین، اسباق، سوخ تھے اور یقشان سے صبا اور ددان اور ددان کے فرزند اسوری، طوسی لومی تھے انہیں کی نسل اصحاب ایکہ تھی۔

Marfat.com

کے کرایا اور سامنے کی چٹان پر جس کا نام مروہ ہے ذبح کرنے لگے۔

فلما اسلما وتلہ للجبین ۝ ونادینٰہ ان یّا ابراہیم ۝ قد صدقت الرءیا (الصّٰفّٰت)

تو بیٹے کو حضرت ابراہیم نے پیشانی کے بل پچھاڑا، ہم نے پکار کر کہا اے ابراہیم تم نے خواب کو خوب سچ کر دکھایا

فدیہ میں فاصلہ پر جنگل تھا اس کی جھاڑیوں میں (یہیں مسجد الکبش ہے) مینڈھا نظر آیا اس کی قربانی کرنے کے لئے لائے رسم قربانی ادا کی اس کے بعد الہام ہوا کہ ایک معبد بناؤ اور منادی کر دو کہ لوگ یہاں آکر اقرار توحید کریں اور خدا کے نام نذر چڑھائیں یہی مرکز توحید ہے اور اسمٰعیل جو نذر کیا گیا ہے وہ اس کا خادم ہوگا اور میں اسے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور ۱۲ امتیں اس کی نسل سے پیدا ہونگی اور اس کا نام بکہ (یعنی آباد جگہ) رکھنا[1]

مسجد الحرام

حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسمٰعیلؑ نے مل کر اس یادگار پتھر کے نیچے زمین کھودی۔ قدیم بنیاد نکلی اس کو ملبند کیا۔ جب ابراہیم

واذ یرفع ابراہیم القواعد من البیت واسمٰعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ (البقرہ)

اور اسمٰعیل بھی خانہ کعبہ کے پائے اونچے کر رہے تھے تو انہوں نے خدا سے دعا مانگی کہ اے پروردگار تو ہماری یہ خدمت قبول کر تو سننے والا اور جاننے والا ہے

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبٰرکا وھدی للعلمین (ال عمران)

لوگوں کی عبادت کے لئے جو پہلا گھر ٹھہرایا گیا وہ یہی ہے جو مکہ میں ہے تمام عالم کے لئے وہ ذریعہ برکت و ہدایت ہے۔

خانہ کعبہ کی صرف دیواریں بلا چھت تعمیر ہوئیں جب گھر بن چکا تو اس کے مشرق

---

[1] رسالہ معارف مضمون مولانا حمید الدین فراہی۔

Marfat.com

میں حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل کو لاکر آباد کیا۔ اور دعا کی۔

ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون۔

پروردگار میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے ادب والے گھر کے پاس بن کھیتی کے میدان میں لبا یا ہے تاکہ وہ نماز ادا کرتے رہیں تو یہ کر دے کہ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں اور ان کو یہاں کے رہنے والوں کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائیں میوے روزی کر کہ یہ شکر کریں۔ (ابراہیم)

حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو کعبہ کی تعمیر کے بعد کعبہ[1] سے جانب مشرق آٹھ کوس پر عرفات کے میدان میں آئے اور پھر یہاں سے بیر سبع واپس چلے گئے حضرت ابراہیم نے عمر طبعی میں وصال فرمایا اور جبردن جو یروشلم کے جنوب میں ۲۰ میل ہے اس میں دفن ہوئے پہلو میں حضرت سارہ، حضرت اسحاق اور یعقوب علیہ السلام کے مزار ہیں۔ ان پر مسجد۔ مسجد خلیل کے نام سے تعمیر ہے۔

---

[1] قبیلہ بنی جرہم کے زمانہ میں پہاڑی نالے کے سبب سے حضرت ابراہیم کا تعمیر کیا ہوا کعبہ منہدم ہو گیا۔ بنی جرہم نے اس کو پھر تعمیر کیا۔ پھر وہ عمالقہ کے زمانہ میں جو ایک قبیلہ حمیر کا تھا ڈھ گیا تب عمالقہ نے اس کو بنایا۔ پھر اس میں کچھ نقصان آگیا تو ارباب قریش نیز قصی بن کلاب سبط بنی قیدار نے اسکو تعمیر کیا۔ اس تعمیر میں حضرت محمد صلعم کا بھی ہاتھ تھا اس وقت عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ اسال کی تھی[2]

---

[1] معارف

[2] مقدمہ ابن خلدون

Marfat.com

بابل کی مذکورہ سلطنت ایک ہزار برس تک قائم رہی اس کے بعد دیگر حکومتیں رہیں، عہد موسوی میں بابل کا حکمراں شاہ قوری اغلز تھا دوسرے حکومت (خالدی) کے دور میں بخت نصر اعظم اور اس کے اخلاف تھے بخت نصر بابل کا مشہور بادشاہ تھا جس نے عمارت، عبادت خانہ، قلعہ تعمیر کئے تھے ۵۹۹ء ق م میں یروشلم کو اس نے ہی برباد کیا اور یہودیوں کو قید کر کے لے گیا[۱]۔

۵۳۸ء ق م میں آخری بادشاہ نیونیدس تھا مگر تخت بابل پر بیلشزار قابض تھا، خورس ایرانی یعنی کیخسرو حملہ آور ہوا اور فتح یاب ہوا۔ اس تغلب سے بابل کی حکومت کا خاتمہ ہی ہو گیا۔

یہ تین ہزار برس کی سلطنت و حکومت پامال ہوئی اور عروج کا خاتمہ ہو کر آخرش ایران کا ایک صوبہ بن گیا اور آج کھنڈرات کی شکل میں شہر بابل موجود ہے۔

---

[۱] شاہ بابل بیلشزار کا کتبہ تلِ مصیر میں دستیاب ہوا ہے۔

Marfat.com

ہاروت ماروت

بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ (البقرہ)

بابل میں۔ ہاروت ماروت ملک صورت فرشتہ خصال دو شخص تھے جو بظاہر زہد و تقویٰ کے ساتھ بابل میں رہتے تھے اور لوگوں کو سحر و جادو سکھاتے تھے ان ہاروت و ماروت کا فریب اتنا بڑھا ہوا تھا اور اپنی معلومات کے بارے میں لوگوں کی خوش اعتقادی کی اتنی محافظت کرتے تھے کہ ان سے جادو سیکھنا چاہتا تھا اس سے کہتے۔

اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ۔ ہم تو آزمانے کے لیے ہیں تم کیوں کفر کرتے ہو۔

یہ اس لیے کہتے تھے کہ لوگوں کو اس وہم میں ڈالیں کہ ان کا عمل الہٰی ہے اور ان کی صنعت روحانی ہے اور ان کی غرض فقط خیر ہے سلہ عوام کی خوش اعتقادی ان سے اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ ان کو آسمان کا فرشتہ گمان کرنے لگے کہ یہ جو سکھاتے ہیں خدا کی وحی سے سکھاتے ہیں۔

يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ۔ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں۔

وما انزل علی الملکین۔ اور فرشتوں پر کچھ نہیں اترا ہے۔

یہاں ما انزل میں "ما" نفی کے لئے ہے اور فرشتہ اطلاق باعتبار اس شہرت کے ہے جس کی بناپر اس وقت وہ مشہور تھے۔ جیسے عیسائیوں پر رد کرتے ہوئے مسلمانوں کے کلام میں خدا کے مجسم ہونے اور سولی پانے کا ذکر ہوتا ہے

سلہ۔ البیان جلد ۵ نمبر ۹ صفحہ ۲۷ از مولانا عبداللہ العمادی۔

Marfat.com

حالانکہ وہ اس کے معتقد نہیں ہو سکتے ع۱۔

۵ـ حضرت حسن بصری کا قول ہے کہ ہاروت ماروت بیدین و ناختنہ بریدہ تھے اور بابل میں لوگوں کو جادو سکھاتے تھے ع۱ ضحاک کا قول ہے کہ ہاروت ماروت بابل کے دو بے دین آدمی تھے ع۳ آرمینیہ کے مصنفین نے اپنی مذہبی اور تاریخی کتابوں میں دو دیوتا ہوروت موروت کا ذکر کیا ہے اور اعزی طاغ (کوہ جودی) ان کا مسکن بتایا ہے، یہ دو بدکار آدمی تھے جن کے نمائش تقدس سے فریب میں آکر اس زمانہ کے لوگ انہیں دیوتا سمجھنے لگے۔ مسٹر مورگن کو ارض بابل سے خط میخی کے جو کتبے دستیاب ہوئے ہیں ان میں ان کا حال موجود ہے۔ جن میں ہاروت و ماروت اور ان کی معشوقہ زہرہ (اسطیما) کی سیاہ کاریوں کی پوری داستان ہے ان کتابوں سے جو پختہ اینٹ کی سلوں پر ہیں۔ علمائے یورپ کے حسب تحقیق خاص اسی زمانہ کی لکھی ہوئی ہیں۔ قرآن مجید کے بیان کی حرف بحرف تصدیق ہوتی ہے۔

زہرہ کا نام ارمنی زبان میں اسپندارمیت اور قدیم فارسی زبان میں اسفندارمذ ہے ہاروت کا نام گلگش ہے۔

یہ قصہ یہودیوں نے بنایا ہے تلمود میں اس کا ذکر ہے ع۲ مسلمانوں میں جاہل افسانہ گویوں نے یہ قصہ تفسیر میں داخل کیا ہے۔ کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ تو صحیح اس کے متعلق مروی ہے اور نہ موضوع۔ ع۳

ع۱ تفسیر مظہری صفحہ ۸۶ ع۲ تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۱۵۱ ع۳ فتح البیان جلد ۱ صفحہ ۱۳۴

ع۱ محکمات صفحہ ۴۵ ع۲ تلمود مدراش بدکوت باب ۴۴ ع۳ تفسیر مظہری صفحہ ۸۶

ع۱ البیان جلد نمبر ۹ ص ۴۴۳

Marfat.com

نینوا

دجلہ کے کنارے اسوری قوم آباد تھی جن کا دارالسلطنت نینوا تھا[علہ]۔ صدیوں تک بابل اور نینوا کے رہنے والے آپس میں برسرپیکار رہے۔ نینوا شہر موصل کے مقابل دجلہ کے مشرقی کنارے پر واقع تھا سنہ ۸۶۲ ق م میں یہاں کی قوم پر حضرت یونسؑ بن متی سبط بنیامین برادر یوسفؑ معبوث ہوئے تھے انہیں دنوں اسوریوں کا مشہور بادشاہ سنجریب تھا جس کا ذکر توریت میں ہے۔

[علہ] اب یہاں قیونجق اور نبی یونس کے ٹیلے ہیں تل نبی یونس میں ایک مسجد تعمیر ہے ڈاکٹر امروز جہان ولسن فیلو کوئنز کالج آکسفورڈ نے حضرت یونس کے مچھلی میں زندہ رہنے کے متعلق پرنسٹان تھیولاجیکل ریویو میں مضمون شائع کرایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے، کہ مچھلی کے پیٹ میں سانس لینے کے لئے کافی ہوا ہوتی ہے اور ۱۰۴ درجہ فارن ہائٹ اس کے پیٹ میں ہے جو انسان کے لئے بخار کا درجہ ہے سنہ ۱۸۹۱ء میں ایک جہاز فاک لینڈ کے قریب ویل مچھلی کا شکار کر رہا تھا اس کا ایک شکاری جیمس بھی سمندر میں گر گیا۔ جب ویل شکار ہوئی اور دو روز بعد پیٹ چاک ہوا تو جیمس زندہ نکلا، گو جسم سفید ہو گیا تھا۔ اور اس کی ۱۴ روز میں اصلاح ہوئی، ایسے کئی واقعہ ہوئے ہیں۔ (اسلم راجپوت گزٹ ۲۸ء)

طوی

اِذْ نَادٰىہُ رَبُّہٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی

طویٰ اس میدان کا نام ہے جو مدینؑ اور مصر کے درمیان واقع ہے

ھذا القریۃ

قریۃ۔ ایلہ (عقبہ) جو مدین و طور کے درمیان بحر قلزم پر واقع ہے۔ یہیں یوم سبت کا واقعہ گذرا تھا۔[1]

---

[1] ایلہ کا واقعہ یہ ہے کہ عہد حضرت داؤدؑ میں یوم سبت کو بھی بخلاف شریعت موسوی شکار کھیلنے لگے۔ ایلہ والوں نے یہ کیا کہ جمعہ کے روز نالیوں کے ذریعہ حوض میں پانی جمع کر لیتے، مچھلیاں جمع ہو جاتیں، ہفتہ کو پھر کھاتے۔ ایک پشت گذرنے پر تو ایلہ کے بوڑھے بھی شکار کرنے لگے۔ صلحاء امت نے سمجھایا، نہ مانے۔ آخر ش قہرا الٰہی نازل ہوا، منہ سوجھ گئے۔ بندروں کی شکل کے معلوم ہونے لگے۔ اس میں ہزارہا آدمی مر گئے۔ اس کا توراۃ سموئیل میں بھی ذکر ہے۔

Marfat.com

مدین

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ط

مدین — حضرت ابراہیم کے لڑکے مدین جو بطن بی بی قطورہ سے تھے ان کے نام سے یہ شہر منسوب ہے، یہ ملک طولاً خلیج عقبہ کے سواحل پر دہانہ خلیج سے ساحل بحر احمر وارض ثمود و حجاز تک جہاں ثمود و جرہم و عرب اسمٰعیل آباد تھے واقع تھا ؏۱

اہل مدین کا مشغلہ تجارت تھا جو خوشبودار اشیاء مصر واطراف میں لے جایا کرتے تھے یا گلہ بانی کا پیشہ تھا۔ تجارت میں لین دین میں، ترازو باٹوں میں گڑبڑ کیا کرتے تھے، یہاں کے قبائل کی زندگی شہری تھی، منظم صورت اختیار کئے ہوئے تھے، عہد موسوی میں یہاں کے مذہبی عہدیدار (کاہن) یثرو (حوباب ابن رعویل تھے جنکا قرآن مجید میں شعیبؑ کے نام سے ذکر کیا ہے، " ان کی صاحبزادی جناب صفورہ حضرت موسیٰ کو منسوب تھیں۔ ؏۲

یہ ملک مدین پانچ بادشاہوں، عوی، رقیم، صور، حور، ربع کے تحت ۹۷۰ سنہ ق م میں تھا۔

رقیم کے نام سے ایک شہر مدین کے مضافات میں آباد تھا جس کو پیٹرا بھی کہتے ہیں۔ مدین کے قریب مواب تھا، یہاں کی مذہبی و اخلاقی حالت ایک زمانہ میں بہت خراب ہو گئی تھی، صنم پرستی کا عام رواج ہو گیا تھا۔ بتوں کا سردار

؏۱ ارض القرآن صفحہ ۳ جلد ۲ — ؏۲ خروج ۱ - ۱۶ - ۲۲

بعل فور تھا عوام وخواص کی بدترین زندگی ہو گئی تھی، شرفا کی لڑکیاں انسانیت کا بدترین نمونہ تھیں جب بنی اسرائیل مصر سے نکل کر یہاں خیمہ زن ہوتے تو نوجوانان بنی اسرائیل کو اپنے دام میں گرفتار کر کے سردار سے باغی کرا دیا اور ان سے بت بعل فور کے آگے پرستارانہ سر جھکوا دیا۔ ع۱ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو قابو میں لانے اور مدین کے گناہگاروں کو سزا دینے کے لیے ۱۲ ہزار نفوس سے ان پر جہاد کیا اہل مدین پر کامیابی ہوئی، اس کے بعد عرب بنی اسمٰعیل کا دور اس ارض مدین پر ہوا، یہ لوگ سالانہ بنی اسرائیل پر حملہ کرتے اور غلہ وغیرہ ان کا وٹ کرے جاتے۔ آخرش اس زمین کا وہ وقت آخیر آیا کہ بنی اسرائیل کے فرد جدعون نے اہل مدین پر حملہ کیا اور اس کو تباہ وبرباد کر دیا حضرت داؤد وحضرت سلیمان تک مدین کا کچھ وجود ضرور تھا ع۲ اس کے بعد بالکل کھنڈرات کی شکل میں ہو گیا (بطلیموس ۱۴۰ء ق م) نے اپنے جغرافیہ میں عرب کے ایک شہر کا نام موڈیانہ لکھا ہے ع۳۔ شعرائے عرب قبل قرآن بھی مدین کا تذکرہ اپنے نتائج افکار میں کر گئے ہیں، کثیر عزہ کہتا ہے

رہبان مدین والذین عہدتہم ۔۔۔ یبکون من حذر العذاب قعودا ع۴

(ترجمہ) شہر مدین کے رہبان اور جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے بیٹھے ہوئے عذاب کے خوف سے رو رہے ہیں۔ حجر کی مغربی جانب کنارہ دریا سے ملا ہوا مدین کا خرابہ ہے اور وہیں وہ کنواں بھی اب تک موجود ہے جس پر حضرت موسیٰ نے کھڑے ہو کر جناب صفورہ کے جانوروں کو پانی پلایا تھا ع۵ مسلمانوں کے زمانہ میں علامہ اصطخری نے خرابہ مدین کو دیکھا ہے ۱۸۱۸ء میں مسٹر برٹن کا گذر ہوا اور اس سیاح نے یہاں کے کتبے فراہم کیے ع۶

ع۱ زبور مقدس ۸۳: ۶-۱۴ ارض القرآن ج ۲ صفحہ ۸ ع۲ ارض القرآن۔

ع۳ کتاب مراۃ الوضیہ فی الکرۃ الارضیہ ع۴ صاحبۃ الطربیہ فی تقدمات العرب

ع۵ ارض القرآن جلد ۲ ص ۲۳ ع۶ معجم البلدان یاقوت

ایکہ

وَ اِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ؀

ایکہ ۔ بن یا جنگل مدین کے قریب خلیج عقبہ کے پیچھے اور اس تجارتی راہ امام المبین پر واقع تھا جو عام شاہراہ یمن سے ساحل بحر احمر کے کنارے حجاز و مدین سے گذر کر خلیج عقبہ کے کنارے سے مل کر تیما (شمال عرب میں حجاز سے شام کے راستہ پر واقعہ ہے) وغیرہ کو قطع کرتی ہوئی یمن و مصر و شام کو تجارتی کاروانوں کے لئے ہر راہ تھی۔ ایکہ کا ذکر توریت میں اشعیا نبی کے کلمات میں بوقت خروج بخت نصر آیا ہے ۶۰۰ ق م تک اس جنگل کے آثار پائے جاتے تھے ؏

ایکہ کے رہنے والے ددان بن یقشان بن ابراہیم کی نسل سے تھے یقشان بھی جناب قطورہ کے بطن سے تھے یہی لوگ اصحاب الایکہ کہلائے حضرت شعیبؑ نے ان کو بھی دعوت حق دی مگر یہ لوگ گمراہی سے نہ نکلے آخرش قہر الٰہی میں مبتلا ہو کر برباد ہوئے۔

؏ ۔ ترجمہ ۔ اور جنگل والے یقیناً حد سے گذر جانے والے تھے ہم نے ان سے انتقام لیا اور یہ (سدوم) و ایکہ والے دونوں کھلے رستہ پر ہیں (الحجر)

؏ ۔ ارض القرآن جلد ۲ صفحہ ۲۷

Marfat.com

مصر

قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ

مصر دریائے نیل کے پورب اور پچھم کی طرف حاموں نے اپنے دیوتا کے نام سے آباد کیا تھا^۱۔ سے ۳۹۹۸ ق م میں عرب کے حدود سے ایک سامی قوم (مجموعہ قبائل عاد و ثمود و معین) عمالقہ^۲ امیم بہت شاہ مصر پر حملہ کر کے قابض ہو گئے^۳ یہ لوگ شاشو یا ہیک شاش (شاہان بادیہ) کہلاتے تھے ان کی حکومت چار سو سال تک رہی جن کی یادگار ابو الہول مصری ہیں^۴ پہلا بادشاہ سلاطیس تھا جس کا صدر مقام منیفس تھا اس کے بعد کے بادشاہ ابوناس۔ ابوفیس آخری شاہ اسیس تھا^۵ مصر کے دو حصے تھے، مصر بالا، مصر زیریں، جو بالکل بحر احمر کے کنارے حدود عرب کے مقابل واقع ہے نہر کے کھدنے سے پہلے میدان تھا

مرج البحرین یلتقیان بینهما برزخ لا یبغیان۔ (رحمٰن)	اس نے دو سمندر بنائے جو مل جائیں گے اس وقت تو ان دونوں کے درمیان ایک خاکنائے ہے جس سے وہ بڑھ نہیں سکتے۔

بحر روم اور بحر احمر کے مابین ایک چھوٹا سا خشک قطعہ حائل تھا جو مصر کو حدود عرب و جزیرہ نمائے سینا سے ملاتا تھا شاسو (عمالقہ) اسی خشک راہ سے

---

۱ تاریخ مصر قدیم ص ۲۵

۲ مورخ یوسیفوس (بقول مانیتھو اسکندری ۳۰۰ ق م)

جزیرہ نمائے سینا ہوکر مصر زیریں میں چلے آئے مصر کے خاص باشندے جو سام کے بھائی حام کی اولاد تھے شکست کھا کر مصر بالا میں چلے گئے۔ ان سامی فاتحین یعنی بنو عاد نے یہاں ایک عظیم الشان حکومت قائم کی، جو تقریباً تین چار سو برس تک رہی عام سامی قبائل مختلف اوقات میں اپنے ہم نسب قوم کے پاس بغرض استمداد آتے جاتے رہتے تھے ۲۲۰۰ق م میں سردار قبائل سامیہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ بابلی (کلدانی) سنے شہادت مصر دمشام آئے، بیوی سارہ ہمراہ تھیں۔ مصر زیریں کا سامی بادشاہ ابوملک (رفیوس) کہ ایک سامی خاندان کی آمد کی خبر پاکر کہ آپ کے ہمراہ عورت بھی ہے تو اپنے قدیم خاندان سے دوستانہ تعلق کے شوق میں نکاح کا طالب ہوا، مگر یہ معلوم کرکے یہ آنحضرت کی بیوی ہیں کنارہ کش ہوا، مگر اس تعلق کو مضبوط بنانے کے لئے اپنی بیٹی ہاجرہ کو حضرت کی زوجیت میں دیا، جن سے اسمعیلی عربوں کی نسل چلی، حضرت ابراہیم اپنے اہل وعیال اور مویشیوں اور بہت سا جہیز کا سامان لے کر کنعان واپس آئے کنعان میں حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق پیدا ہوئے، حضرت اسحاق سے یعقوب تھے۔

حضرت ہاجرہ کے متعلق مفسرین توریت ربی سومو اسحاق نے کتاب پیدائش کے سولہویں باب کی پہلی آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔

وہ فرعون کی بیٹی تھی جب اس نے کرامات جو
بوجہ سارا واقع ہوئیں تو کہا کہ اے میری بیٹی
اس کے گھر میں خادم ہوکر رہ اس سے کہ
ہو تو دوسرے کے گھر میں ملکہ۔

کتاب برشیث رباہ (۱۰) میں جو یہود کی مذہبی کتاب ہے لکھا ہے کہ ہاجرہ بادشاہ مصر کی بیٹی تھی علامہ قسطلانی نے شرح بخاری جلد ۵ ص ۲۸ میں لکھا ہے (باقی صفحے ۳ پر)

حضرت یعقوب (اسرائیل) نے اپنے ماموں لابن ارامی کی دونوں بیٹیوں، لیاہ اور راحیل سے شادی کی، لیاہ سے چھ بیٹے روبیل شمعون، لاوی، یہودا، یساخر، زبولون، راحیل سے حضرت یوسف اور بنیامین۔

لیاہ کی کنیز سے گاد و آشر تھے

راحیل کی کنیز سے دان، نفتالی تھے

یہ بارہ لڑکے اور ایک صاحبزادی حضرت یعقوب کے تھیں انہی کی اولاد بنی اسرائیل کہلائی، حضرت یعقوب حضرت یوسف کو سب اولاد سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ برادران یوسف نے حسد سے حضرت یوسف کو ایک اسمعیلی قافلہ (جو عرب سے مصر جارہا تھا) کے ہاتھ بیچ ڈالا۔

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ۝ (یوسف)	اور یوسف کے بھائیوں نے اس کو بہت کم قیمت گنتی کے درہموں پر بیچ ڈالا۔ اور وہ اس کی خواہش نہیں رکھتے تھے

اسمعیلی قافلہ نے مصر پہونچکر حضرت یوسف کو عزیز مصر کے ہاتھ بیچ ڈالا۔

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَى أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ط (یوسف)	اور جس نے مصریوں اس کو خریدا لیا اس نے اپنی جورو سے کہا اس کو اچھی طرح رکھ شاید یہ ہمارے کام آئے اور ہم اس کو اپنا بیٹا بنالیں۔

کچھ عرصہ بعد امرات العزیز (عزیز کی جورو) اور حضرت یوسف کا واقعہ پیش آیا الخ

(بقیہ حاشیہ صہ۳۶) وکان ابو ہاجر من ملوک القبط من حفن قریۃ بمصر	تھا باپ ہاجرہ کا بادشاہان قبط سے حفن میں جو قریہ ہے مصر میں۔

Marfat.com

آپ کو قید خانہ جانا پڑا، بالآخر تعبیر خواب کی تقریب سے شاہ مصر ریان بن ولید
کے دربار میں پہونچے، فرعون کو جب آپ کی پاکدامنی اور یہ معلوم ہوا کہ یہ ایک سامی
النسل نوجوان ہے تو وہ بہت مسرور ہوا کہ وہ فرزند سے محروم تھا رفتہ رفتہ اس
نے زمام حکومت حضرت یوسف کے ہاتھ میں دیدی ؏

حضرت یوسف نے مناسب طور پر قحط کا انتظام کیا اور حضرت یعقوب مع خاندان
کے کنعان (حاران) سے مصر چلے آئے اس واقعہ سے تقریباً تین سو برس تک
اسرائیل کی اولاد اس ملک میں بڑھی اور پھیلی گئی۔ مگر حکمران سامی خاندان روز بروز ضعیف
ہوتا گیا۔

آخر ان ہیک شاش (شاہان بادیہ) پر اصلی باشندہ غالب آگئے، اور
ان سامیوں کے ہاتھ سے حکومت نکل گئی۔

بنی اسرائیل جو دراصل دوسرا سامی خاندان تھا اور عہد یوسف سے مصر کے
ایک سرسبز و شاداب ملک پر قابض تھا ملک میں باقی رہ گیا، بنی اسرائیل کی شوکت نہ
حکومت کو قدیم مصری (قبطیوں) نے پامال کرنا شروع کیا یہاں تک کہ اولاد
یعقوب کو اپنا غلام بنا لیا جو دو سو برس تک مصریوں کی غلامی میں مصیبت کی زندگی
بسر کرتے رہے ان کو سخت سخت تکلیفیں دی جاتی تھیں وہ ذلیل سے ذلیل

؏ - ابن خلدون جلد ۲ ص ۲۷

ثم ملک بعدہٗ ملک آخر من العمالقة یقال له الریان بن ولید
و هو فرعون یوسف ؑ مصر میں ایک مجسمہ نکلا ہے جس پر خط تصویری میں ریان
لکھا ہے ڈاکٹر این اور مسٹر کوپ وائٹ ہاؤس اس کی تصدیق کرتے ہیں معارف نمبر ۲ جلد

کاموں پر لگائے جاتے تھے، اسی پر بس نہیں بلکہ ان کی نسل برباد کرنے کی ظالمانہ کوشش بھی کی جاتی۔

یذبح ابناءھم ویستحیی نساءھم انہ کان من المفسدین۔ (القصص)

ذبح کرتا تھا انکے بیٹوں کو اور زندہ رکھتا تھا ان کی عورتوں کو بے شک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

رعمسس ثانی کے عہد سے شروع ہو کر منفیس ثالث فرعون[۱] مصر کے عہد تک یہ مظالم ہوتے رہے اسی عہد میں عمران بن قاہات بن لاوی بن یعقوبؑ کے یہاں حضرت موسیٰ[۱] پیدا ہوئے حضرت ہارون بڑے تھے ایک بہن تھیں جن کا نام مریم تھا

بادشاہ کے خوف سے ماں نے صندوق میں بند کر کے نیل میں ڈال دیا یہ صندوق منفیس ثالث کے محلات کے نیچے سے گذرا اس کی بیوی آسیہ کی نظر پڑی[۳] صندوق باہر نکال کر آغوش محبت میں لے کر پرورش کرنے لگیں بد شعور کا زمانہ تھا قبطی و بنی اسرائیل سے باہم لڑائی ہو رہی تھی آپ نے قبطی کی زیادتی سے متاثر ہو کر قبطی کو مارا وہ مر گیا آپ مصر سے چلد یئے اور مدین پہنچ گئے۔[۴]

---

[۱] موسیٰ (ماشہ) نکلنا۔ اصل میں یہ مصری لفظ ہے جس کے معنی بچہ یا بیٹا ہے۔ زمانہ ۱۳۰۰ ق م ہے [۱] فرعون مصری زبان کا لفظ ہے صحیح تلفظ زمانہ قدیم میں فارغ تھا۔

[۲] تفسیر القرآن مولوی محمد علی احمدی

[۳] خروج ب ۲-۱۲-۱۵ [۲] قدیم مصری کتاب میں فرعون موسیٰ کی بیوی کا نام آسیہ ہے اور جو قومیت اور مذہب میں فرعون سے مختلف تھی، معارف نمبر ۲ جلد ۱۔

Marfat.com

ولما ورد ماء مدین — اور جب (موسیٰ) مدین کے پانی پر

(القصص) پہونچا۔

یہاں حضرت شعیب کی لڑکیاں پانی بھر رہی تھیں انہوں نے آپ کو پانی پلایا اور اپنے باپ کے پاس لے گئیں موسیٰ حضرت شعیب کے پاس کچھ عرصہ تک رہے اور حضرت شعیب نے اپنی بیٹی صفورہ سے انکی شادی کر دی۔ بیوی کو لیکر مصر روانہ ہوئے۔

امنفیس ثالث[1] مصر کے اٹھارویں خاندان کا جلیل القدر بادشاہ تھا مصر کی فرمانروائی و فتوحات ملکی اور نام آوری سے ایسے گھمنڈ میں آیا کہ خدائی کا دعویٰ کر بیٹھا۔ اسی فرعون کا وزیر جنگ ہامان تھا جو امن دیوتا کے مندر کا (کاہن) اعظم تھا جس کا اصلی نام نکس خوس تھا اسی کا معاصر قارون تھا جو بڑا دولت مند تھا

---

[1] رمیس ثالث کی عمارت کے کھنڈرات آج تک رودنیل پر موجود ہیں رودنیل کے بائیں جانب ایک عبادت خانہ بنوایا جس میں بہت سے بت تھے اور ایک بت خود فرعون کا بھی تھا یہ بت ایسے پتھر سے تراش کر بنایا گیا تھا جس کی طبعی خاصیت یہ تھی کہ رات کی شبنم کے بعد جب اس پر آفتاب کی شعاعیں پڑتی تھیں تو اس میں سے آواز پیدا ہو جاتی تھی عرصہ ہوا کہ یہ مندر برباد ہو گیا صرف دو بت باقی رہ گئے تھے ان میں سے ایک تو ۵۹۵ء کے زلزلے نے ضائع کر دیا اور دوسرا خود بخود گر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ۔ ۱۹۰۶ء میں یہ ٹکڑے دستیاب ہوئے جن کو ملا کر عجائب خانہ مصر میں ماہرین آثار قدیمہ نے رکھ دیا ہے۔ امنفیس کے حالات ایک محل کی شکستہ دیواروں پر کندہ ملے ہیں اور اس کے متعلق جو کتبے ملے ہیں ان سے ان تمام بیانات کی تصدیق ہوتی ہے جو توریت میں بیان کئے گئے ہیں اس فرعون کی تصویر مئی ۱۹۱۳ء کے الہلال میں شائع ہوئی ہے۔

ان فرعون وهامان وجنودهما — بے شک فرعون اور ہامان اور (باقی صفحہ ۴۱ پر)

اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی (طٰہٰ) (اے موسٰی) میری نشانیاں لے کر فرعون کے پاس جاؤ کیونکہ اس نے سر اٹھا رکھا ہے

بنی اسرائیل دو سو برس سے غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے ان کی حالت غلاموں سے بدتر ہو گئی تھی ان کی تمام قومی خصوصیات مٹ گئی تھیں انسانیت کے امتیازی اوصاف غیرت، شجاعت، تحمل وغیرہ کا نام نہ رہا تھا حضرت موسیٰ جبل طور سے اتر کر دربار شاہی کی طرف گئے اور فرعون کو خطاب ربانی سنایا:

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۔ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى (المومن) اور فرعون نے کہا ..... ہامان تو میرے لئے مٹی پکوا اور ایک محل میرے لئے بنوا تو شاید موسیٰ کے خدا کو جھانک سکوں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ) وھما کانوا خاطئین ان کے لشکر والے قصوروار تھے۔

فرعون مصر کا بادشاہ تھا لیکن امن دیوتا کا سردار کاہن اور اس کے لواحقین بطور خود مستقل حیثیت رکھتے تھے اس لئے جو زیادہ ہمارے استدلال ہوا۔ ملاحظہ الہلال مئی ۱۹۱۳ء شہر منیخ (جرمنی) میں مصر کا ایک قدیم مجسمہ موجود ہے جس پر لکھا ہے کہ یہ مجسمہ امن دیوتا کے سردار کاہن بکس خونس کا ہے ۔۔۔ ۵۹ برس کی عمر میں امن کا سردار کاہن مقرر ہوا علہ امن دیوتا کے سردار کاہن کو سبھی رول کہتے تھے محکمہ تعمیرات کا افسر بھی تھا مندروں کی عالیشان عمارتوں اور ان کی زیب و زینت کا انتظام اسی کے سپرد تھا عہ۔

عہ۔ قدیم مصریوں کا مذہب، مرتبہ ڈاکٹر اسٹنڈروف صفحہ ۹۶ - ۹۷ (بحوالہ صحف سماوی صفحہ ۱۵۵)

Marfat.com

اس کا سردار کاہن ہبر علامت بھی تھا، توریت میں حضرت موسیٰ کے بھائی کا نام ارون لکھا ہے اور وہ بنی اسرائیل کے سردار کاہن تھے لیکن قرآن مجید میں ان کو ہارون فرمایا اسی تبدیل سے اس کے سردار کاہن کو ہامان کہا ہے ؏

پھر حضرت موسیٰ فرعون سے کہتے ہیں کہ

فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ ۙ۬ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۝ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝ (طٰہٰ)

بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے انہیں دکھ نہ دے ہم خدا کی نشانی تیرے پاس لاتے ہیں اگر اس نشانی کی اطاعت کرے گا تو سلامت رہے گا ورنہ خدا نے ہم کو بتایا ہے کہ جو اس نشانی کو تسلیم نہ کرے گا وہ آخر الامر گرفتار عذاب ہوگا۔

فرعون پر یہ رشد وہدایت کارگر نہ ہوئی، آپ بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لے کر چلے، راہ میں بحر پڑا۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْیًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآئِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔

اور ہم نے بنی اسرائیل کو بحر سے نکالا، اور جب ان کے عقب میں ایک جوش اور مخالفت سے بھرا ہوا فرعون اور اس کا لشکر آیا اور غرق ہونے لگا تو کہا فرعون نے میں اب اس بات پر ایمان لایا کہ کوئی خدا نہیں سوائے معبود کے جس پر بنی اسرائیل

؏۔ (صحف سماوی، مرتبہ سید نواب علی ایم اے پروفیسر بڑودہ کالج)

Marfat.com

آلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ. فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ط۔

(یونس)

ایمان لائے ہیں اور میں بھی مسلمانوں میں سے ہوں۔ کہا کہ کیا اب تو ایمان لاتا ہے اور اس سے پہلے تو مفسدوں میں سے تھا۔

باوجودیکہ تیری ان سب باتوں کے (سن) اے فرعون اب ہم تیرے بدن کو نجات دیتے ہیں کہ (تیرا جسم) ان لوگوں کے لیے جو تجھ سے بعد میں آنے والے ہیں نشانی ہو کیونکہ بہت سے آدمی (ابھی) ہمارے نشانات سے ناواقف ہیں۔

جب حضرت موسیٰ ان کو عرب کے صحرا وادی سینا بہ بنی اسرائیل میں لے آئے اور ۶۰۰۰۰۰ ان کی تعداد تھی مگر ڈرپوک اور ہمت ہارے ہوئے تھے ان کی طبیعتوں میں محتاجی اور غلامی اس قدر سرایت کر گئی تھی کہ اگر کبھی اتفاق سے جنگل میں کھانا پانی نہ ملتا تو حضرت موسیٰ سے جھگڑتے کہ وہ انہیں مصر سے کیوں نکال لائے اس آزادی سے مصریوں کی ظالمانہ غلامی بہتر تھی وہاں کھانا تو ملتا تھا۔

حضرت موسیٰ نے کوہ طور پر جاتے وقت بنی اسرائیل سے فرمایا۔

"اور دیکھو ہارون اور حور تمہارے ساتھ ہیں تم میں سے جس کسی کو کوئی معاملہ پیش آئے تو ان دونوں کی طرف رجوع کرنا" (خروج باب ۲۴ درس ۱۴) (حاشیہ صد ۴۴ پر)

Marfat.com

حضرت موسیٰ طور پر تشریف لے گئے جب وہاں سے واپس آنے میں دیر ہوئی تو بنی اسرائیل نے مال غنیمت جو مصر سے ہمراہ لائے تھے آگ میں قربانی سوختنی کے طور پر ڈالدیا جو سونے کا زیور تھا وہ ڈلا بن گیا تب ہارون نے بمعیت اہلیاب گوسالہ بنایا۔ (غالباً ایسا مصالحہ لگایا ہوگا جس سے جاتیں بجاتیں آواز پیدا ہوتی تھی) بنی اسرائیل مصریوں کو گائے بیل کی پوجا کرتے دیکھا کرتے تھے خود بھی اس کی پوجا کرنے لگے۔ حضرت ہارون نے منع بھی کیا لیکن ان لوگوں نے نہ مانا۔

وَمَآ اَعۡجَلَکَ عَنۡ قَوۡمِکَ یٰمُوۡسٰی (طور پر جب موسیٰ توراۃ لینے آگئے

قَالَ ھُمۡ اُولَآءِ عَلٰۤی اَثَرِیۡ وَعَجِلۡتُ بڑھ آتے) تو ہم نے پوچھا اے موسیٰ تم

(حاشیہ ص۴۳) یہ دونوں اس وقت نائب حضرت موسیٰ کے تھے اسی حور کا پوتا بصلال اور دوسرا اہلیاب جو قبیلہ (دان بن یعقوب) سے تھا اور زرگری اور سنگ تراشی میں کمال رکھتا تھا قبیلہ دان نے حضرت موسیٰ کے بعد علانیہ بت پرستی اختیار کی اور آپ کے پوتے یوناتان کو پجاری مقرر کیا اس قبیلہ میں گئوسالہ پرستی کا رواج حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد تک رہا۔

اس قبیلہ کے شہر دان میں باغی یربعام نے سونے کے بچھڑے کا مندر بنوایا عہ۔ پھر اسکے بعد عمری یربعام کے پوتے نے شہر سماریہ کو اپنا تخت قرار دیا اور گئوسالہ پرستی کی رسم جاری رکھی علہ توریت میں گئوسالہ پرستی کا الزام حضرت ہارون پر تھا۔ قرآن مجید نے اس اتہام کو رفع کر کے اس قدر بتہ دیا کہ وہ شخص گروہ سے تھا۔ یعد کو سامرین کہلاتے علہ اور اس سے اس کو اسامری کے لقب سے یاد کیا۔

(عہ دول ملوک ۱۲/۳۲)

علہ صحف سماوی صفحہ ۴۹

Marfat.com

اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی ۝ قَالَ فَاِنَّا
قَدْ فَتَنَّا قَوْمَکَ مِنْ م بَعْدِکَ
وَاَضَلَّھُمُ السَّامِرِیُّ ۝ فَرَجَعَ مُوْسٰی
اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ
قَالَ یٰقَوْمِ اَلَمْ یَعِدْکُمْ رَبُّکُمْ
وَعْدًا حَسَنًا ۚ الخ (طٰہٰ)

جلدی کر کے اپنی قوم سے کیسے آگے آ گئے
موسیٰ نے کہا کہ وہ بھی میرے پیچھے (پیچھے
چلے آ رہے ہیں) اور اے میرے پروردگار
میں جلدی کر کے تیری طرف اس لئے بڑھ
آیا ہوں کہ تو (مجھ سے) خوش ہو۔
فرمایا کہ تمہارے پیچھے ہم نے تمہاری قوم
کو (ایک اور) آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے اور
(وہ یہ ہے کہ) ان کو سامری نے گمراہ کیا
ہے، پھر موسیٰ غصہ اور افسوس کی حالت
میں اپنی قوم کی طرف واپس آئے (اور موسیٰ)
کہنے لگے بھائیو، تم سے تمہارے مالک نے
اچھا وعدہ (توریت دینے کا) نہیں کیا تھا۔
کیا تم اپنے پروردگار کے حکم سے پہلے ہی
جلدی کر بیٹھے، اور موسیٰ نے تختیاں
پھینک دیں۔"

اور ہارون پر عتاب کیا انہوں نے کہا کہ

قَالَ یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَلَا بِرَاْسِیْ الخ
ہارون نے کہا کہ اے میرے ماں جائے (بھائی) میری ڈاڑھی اور سر کے بال تو نہ پکڑیئے
میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں (تم واپس آ کر) یہ نہ کہنے لگو کہ تم نے بنی اسرائیل
میں پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا پاس نہ کیا (اب موسیٰ نے سامری سے) پوچھا کہ سامری
تو نے یہ کیا کیا ہے اس نے کہا کہ۔

Marfat.com

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ (طٰهٰ)

مجھے ایسی بات سوجھی جو کسی کو نہ سوجھی تھی اے رسول (موسیٰ) میں پہلے تمہاری پیروی کرتا تھا لیکن اب میں نے تمہاری پیروی چھوڑ دی اور میرے جی میں ایسا ہی آیا۔

حضرت موسیٰ نے سامری کو بد دعا دی۔

قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ (طٰهٰ)

چل دور ہو اس زندگی میں تیری یہی سزا ہے کہ (زندگی بھر) کہتا پھر کہ دیکھو مجھے کوئی اچھو نہ جانا۔

تاکہ دوسرے لوگ اس کی گمراہی میں اس سے مل جل کر مبتلا نہ ہوں۔

ادوم اور موآب کے بیابانوں میں بھٹک کر جب بنی اسرائیل اس ملک کے قریب پہونچے جس کے متعلق خدا نے حضرت ابراہیم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ملک ان کی اولاد کو دیا جائے گا تو حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا۔ بھائیو

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ

(ملک شام) میں جسے خدا نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے داخل ہو جاؤ اور (دشمن کے مقابلہ میں) پلیٹھ نہ پھیرو (ورنہ) پھر تم الٹے گھاٹے میں آ جاؤ گے تو وہ لگے کہنے کہ اے موسیٰ اس ملک میں تو (قوم جبارین) بڑی زبردست قوم (کنعانی) رہتی ہے اور جب تک وہ وہاں سے نہ نکل جائیں ہم تو اس (ملک) میں جانے والے نہیں جب وہ نکلیں گے تو ہم داخل ہو جائیں گے دو آدمی جو خدا سے ڈرتے تھے خدا نے انپر فضل کیا تھا کہنے لگے ان کے دروازہ میں گھس پڑو جہاں تم دروازہ کے اندر گھس گئے پھر تم ہی غالب ہو گے۔

المائدہ

وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین۔ الخ

اور اگر تم کو ایمان ہے تو اللہ پر بھروسہ رکھو (بنی اسرائیل) کہنے لگے (موسیٰ) کہ ہاں تم اور تمہارا خدا (دونوں) جاؤ اور لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے (خدا نے) فرمایا (اچھا) تو وہ ملک چالیس برس تک ان کو نصیب نہ ہوگا، زمین پہ بھٹکتے پھریں گے۔

(مائدہ ۱۲۴)

آخر ش بنی اسرائیل نہہ بنی اسرائیل ہی میں بھٹکتے پھرے، اس بیابان میں پانی کی کمی تھی

واوحینا الی موسی اذ استسقاہ قومہ ان اضرب لعصاک الحجر فانبجست منہ اثنتا عشرۃ عیناً قد علم کل اناس مشربھم۔

(الاعراف)

اور ہم نے موسیٰ کی طرف جب کہ ان کی قوم نے ان سے پانی مانگا تو یہ وحی کی تھی کہ اپنا عصا پتھر پہ مارو (چنانچہ انہوں نے مارا) تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ہر ایک شخص کو اپنا اپنا گھاٹ معلوم ہوگیا۔ ایلیم جہاں ۱۲ چشمے جاری ہوئے (خروج ۱۵ ۲۷)

آج تک عیون موسیٰ کے نام سے مشہور ہے ؎

وادی سینا ہی میں من و سلویٰ بنی اسرائیل کے کھانے کو ملا طور سینا اور

؎ بائبل ڈکشنری مطبوعہ آکسفورڈ پریس

Marfat.com

جبل حدیب جس کو جبل موسیٰ (۲۶۳، فٹ) کہتے ہیں، اس پہاڑ کے شمالی پہلو میں الرّاکا بڑا میدان جو ایک میل سے زیادہ لمبا اور تقریباً آدھ میل چوڑا ہے یہیں بنی اسرائیل نے پہاڑ کے مقابلہ خیمہ کھڑے کئے تھے ملہ۔

فراعنہ کا عہد ۱۹۲۲ سال تک رہا آخری فرعون سمی یوس تھا جس کو لیس شاہ ایران نے سنہ ۵۲۰ ق م میں شکست دی اور خود مصر پر قابض ہو گیا۔ ایرانی سلاطین کا دور حکومت سکندر مقدونی کی فتوحات کے مقابلہ میں ختم ہو گیا، سکندر کے بعد بطلیموس کے گھرانہ میں سنہ ۳۰۰ ق م سے ۲۹ء تک مصر کی حکومت رہی اس حکومت کے آخر زمانہ میں مصر پر اسلام کا قبضہ ہو گیا۔

ملہ۔ جغرافیہ بائیبل صفحہ ۱۶۳

Marfat.com

اَبۡلُغَ مَجۡمَعَ الۡبَحۡرَیۡنِ

مجمع البحرین بحر احمر کی شمالی سمت دو خلیج پر منقسم ہے شرقی خلیج عقبہ اور غربی خلیج سویز جہاں ان ہر دو خلیج کا اتصال ہے، وہی مجمع البحرین ہے اسی کے ایک گوشہ میں طور سینا اور جبل حور واقع ہے جہاں شریعت موسوی کا نزول ہوا تھا۔

بحر خلیج سویز سے مراد ہے۔

اِمَامٍ مُّبِیۡنٍ

(الحجر)

وہ عام تجارتی راہ ہے[۱] جو سبا سے یمن، بحر احمر کے کنارے حجاز سے شام وہاں سے سینا ہو کر مصر گئی ہے اس سڑک پر حجر، مدین، ایکہ، رقیم پڑتے تھے۔ اسی راہ سے قریش تجارتی سفر رِحلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ جاڑے اور گرمی میں کرتے تھے جس کی وجہ سے بڑے خوش حال تھے اس لئے اللہ نے اس نعمت کو یاد دلایا۔ (لتعجب ہے کہ قریش کو اپنے جاڑے اور گرمی کے سفر سے کس قدر الفت ہے ان کو چاہیئے کہ اس خانہ کعبہ کے مالک کو پوجیں جس نے انکو بھوک سے بچا کر کھانا دیا اور خوف سے بچا کر امن وامان بخشا (قریش)

عیون موسیٰ سویز سے ۶ میل پر موسوم ایلم مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ

---

[۱] ۔ تاریخ ملت عربی ص ۸۰ عہ الکہف رکوع ۹ سے کھلے راستہ پر (الحجر)

Marfat.com

کی لاٹھی کی ضرب سے ۱۲ چشمے جاری ہوئے تھے۔ یہ مقام ایلیم میں آج بھی موجود ہے۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ — اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کیلئے پانی مانگا

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ — تو ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ اپنی لکڑی

مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا۔ (البقرۃ رکوع ۷) — پتھر پر مار پس مارتے ہی بارہ چشمے

اس میں سے جاری ہو گئے (یعنی پھوٹ نکلے) سورۃ البقرۃ

ہر ایک خاندان نے اپنا گھاٹ پہچان لیا (ہم نے کہا)

اللہ کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور پیو اور ملک میں فساد

مت پھیلاؤ (البقرۃ رکوع ۷)

Marfat.com

سینا

وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ

جزیرہ نمائے سینا مصر و شام کے درمیان واقع ہے رقبہ ۱۱۵۰۰ مربع میل ہے طبعی طور پر دو حصوں میں منقسم ہے، شمالی حصہ ایک مرتفع میدان ہے جس کی ساخت چونے کے پتھر کی سی ہے جو بادیۃ التیہ۔ بنی اسرائیل کے نام سے مشہور ہے جہاں بنی اسرائیل چالیس سال من وسلویٰ کھاتے اور سرگرداں پھرتے رہے یہ مرتفع میدان سلسلہ کوہ سے محدود ہے اس کے دکھنی رخ جبل موسیٰ ہے جس کو طور کہتے ہیں یہیں خداوند تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کو اپنا جلوہ دکھایا تھا یہ سطح سمندر سے ۷،۳۷۵ فٹ بلند ہے بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے ہمراہ مصر سے نکل کر شام کو جا رہے تھے راہ میں التیہ وادی پڑی مگر نافرمانیٔ الٰہی کی بدولت ان ویرانوں میں چالیس سال ٹکراتے رہے۔ شام کی راہ پر اسی وادی میں سوئز سے چھ میل پر وہ مقام ہے جس کو "ایلیم" کہتے ہیں جس کا نام عیون موسیٰ بھی ہے یہیں پتھریلی جگہ میں بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے پانی طلب کیا تھا تو آپ نے بحکم الٰہی ایک پتھر پر اپنا عصا مارا، اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ذکر آیا ہے وہ پتھر آج بھی موجود ہے،

۱۸۵۰ء میں اسکندریہ کا ایک سوداگر کوطس اس عیون موسیٰ سے گذرا تھا تو پتھر پر خط مسند (مصری شبیہ دار خط) میں ایک عبارت تحریر تھی جس کو وہ پڑھ

نہ سکا ۱۸۲۴ء میں مغربی سیاح مسٹر لارڈ بھی اس طرف سے گذرا مگر کتبہ مذکور پڑھا نہ جا سکا مگر ۱۸۵۳ء میں ڈاکٹر فارسٹر مصنف جغرافیہ عرب الھنیہ سے گذرا اور اسی کے کتبہ کی نقل لی۔ اس میں کلام مجید کی آیت مذکورہ کے بیان کی حرف بحرف تصدیق تھی اور یہ ۳ ہزار برس کا شبیہ دار مصری خط کا کتبہ ہے جس میں حضرت موسیٰ نے عصا مار کر ۱۲ چشمے جاری کئے تھے۔ جس کا ذکر تفصیل سے خط مسند میں تحریر ہے۔

یہ ہے کلام الٰہی کا معجزہ کہ اس کی ہر آیت جو تاریخی واقعہ سے متعلق ہے اس کی تصدیق میں زمین سے دفن شدہ کتبہ آج نکل کر سینکڑوں برس بعد گواہی دے رہے ہیں آثار عتیق قرآن حکیم کے منجانب اللہ ہونے کی شہادت ایک اہم واقعہ ہے جس پر شکی اور معترض حضرات کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔

مذکورالذکر کتبہ کا عکس جغرافیہ عرب ڈاکٹر فارسٹر میں موجود ہے۔

Marfat.com

یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ ط

(المائدہ)

ارضِ المقدّس

کنعان یا شام ۔ اس کے شمال میں ایشیائے کوچک مشرق میں بادیۂ فرات اور ندی یردن و بحر مردار جس کے کنارے پر ارض سدوم کی بستیاں (موتفکہ) جو مسکن قوم لوط ہیں۔

جنوب کا حصہ قدیم ملک عرب سے ملا ہوا ہے جس کا نام تیہ بنی اسرائیل ہے کنارہ پر بحر روم ہے جس پر بیروت واقع ہے ؎۱

حضرت موسیٰ کے انتقال کے بعد ان کے جانشین حضرت یشوع (یوشع) بن نون ؑ کی سرکردگی میں بنی اسرائیل یردن ندی سے عبور کر کے نو میل پر دبیر تحت

؎۱ جنوب و مشرقی رخ ادومیہ بحر میت اور خلیج عقبہ کے بیچ میں واقع ہے۔ اس کا مرکز بصریٰ (آج کل بصیرہ گاؤں کے نام سے نامزد ہے) سکن حضرت ایوب ؑ بہہ تیما مشہور آبادی کے قریب ہے۔

اولین عہد اسلام میں ادومیہ آل غسان کے زیر حکومت تھا عہد قدیم میں شام دو حصوں پر منقسم تھا، سوریہ و فلسطین مسیح تاریخ سے پہلے مملکت روم نے اپنے زمانہ میں اس کا نام سوریہ رکھا اس کے بعد عرب مسلمان اس پر جب فاتحانہ قابض ہوئے تو ۱۳ھ ۶۳۴ء میں شام رکھا گیا۔

Marfat.com

القریہ[1] میں پہونچے، بعد فتح کے اس کو تباہ کیا اور ۱۲۷۰ ق م میں ارض مقدس (کنعان یا شام) پر قابض ہو گئے اور ملوکانہ زندگی بسر کرنے لگے ۱۲ قبائل (اسباط) پر یہ ملک تقسیم ہو گیا۔

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ (المائدہ)

اور اللہ نے بنی اسرائیل سے اطاعت کا عہد لیا اور انہیں میں سے بارہ سردار مامور کئے تھے

ہر ایک حصہ کنعان پر بنی اسرائیل کا ایک ایک قبیلہ مالک ہو گیا، ہر جماعت کا سردار قاضی کہلاتا تھا، ساڑھے تین سو برس تک اسی طرح قاضیوں کی حکومت کا دستور رہا۔

آخیر قاضی صموئیل نبی نے طالوت (ساؤل) بن قیش سبط بنیامین کو بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کیا[2]۔

---

[1] یروشلم سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر آباد (الفتر تھا) حضرت ہارون علیہ السلام کا مزار کوہ حور پر واقع ہے کوہ حور عرب کے مشرق اور ادوم کے شمال مغرب پر واقع ہے عبد الملک نے مزار پر مسجد تعمیر کرائی ہے۔

[2] اس وقت فلسطین کا بادشاہ جالوت تھا، فلسطین والے "تابوت سکینہ کو بنی اسرائیل سے چھین کر لے گئے تھے" حضرت داؤد بن یشا بن عوفید بن بوعذ بن سلمون بن عمیو بن ام بن حصرون بن یارص بن یہودا بن یعقوبؑ جن کی ابتدائی زندگی بکریاں چرانے میں گذری بعد شعور میں زرہ سازی کیا کرتے تھے اس عہد میں طالوت اور جالوت میں جنگ پیش آئی جالوت کے مقابلہ میں حضرت داؤدؑ کامیاب ہوئے ملک جالوت فتح ہوا تو آپ نے شہر صیہون کو اپنا پایہ تخت قرار دیا اور وہاں ایک خیمہ نصب کر کے (باقی ص ۵۵ پر)

Marfat.com

وقال لهم نبيهم ان الله قد بعث لكم طالوت ملكا۔ (البقرہ)

اور ان سے ان کے نبی نے کہا کہ اللہ نے تمہاری درخواست کے موافق تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ مقرر کر دیا۔

وقال لهم نبيهم ان اٰية ملكه ان يأتيكم التابوت فيه سكينة من ربكم وبقية مما ترك اٰل موسیٰ واٰل هٰرون تحمله الملٰٓئكة ان فی ذالك لاٰية لكم ان كنتم مؤمنين ٥ (البقرہ)

اور ان کے پیغمبر (شموئیل) نے ان سے کہا کہ ان کے (یعنی طالوت کے) بادشاہ ہونے کی یہ نشانی ہے کہ وہ صندوق جس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے سکینہ ہے اور (نیز) موسیٰ اور ہارون نے جو کچھ ترکہ باقی چھوڑا ہے (اس میں ہے) تمہارے پاس آ جائے گا۔ فرشتے اس کو اٹھا لائیں گے اگر تم ایمان رکھتے ہو (۳۲ البقرہ)

ولقد اٰتينا داؤد منا فضلا (سبا)

اور بیشک ہم نے داؤد کو بزرگی دی (سورہ السبا) اور اس کی سلطنت کو ہم نے مضبوط کر دیا تھا (سورہ ص)

وشددنا ملكه (ص)

قاضیوں کے آخیر عہد (حضرت شموئیل) تک قبائل کے شیوخ اپنے اپنے خیموں میں یا کھلے مقامات میں گھنے درختوں کے نیچے لوگوں کے باہمی جھگڑے اور مقدمات فیصل کرتے تھے۔

(بقیہ حاشیہ ص۵۴) اس میں تابوت سکینہ کو رکھ دیا (کشاف الہدا صفحہ ۲۲) طالوت نے فتح پانے کی خوشی میں اپنی لڑکی حضرت داؤد کو بیاہ دی، بعد طالوت اسی کا لڑکا ملازم کے ہاتھوں قتل ہوا اور حکومت طالوت پر حضرت داؤد مستقل بادشاہ ہوئے اس وقت عمر ۳۰ سال کی تھی آپ نے کنعان کی سرداریاں فتح کر کے عظیم الشان حکومت قائم کی۔

Marfat.com

حضرت داؤد متفقہ اسباط بنی اسرائیل کے پہلے بادشاہ اور پیغمبر صاحب کتاب ہیں جنہوں نے اس طرح کی اصلاح کی۔

وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا ۔ اور دی ہم نے داؤد کو کتاب زبور (سورہ ص)

آپ نے ۴۰ برس تک حکومت کی ہمیشہ بہ نفس نفیس رفع خصومات فرماتے رہے آپ نے اپنے دار الخلافہ یروشلم میں شاہانہ تزک واحتشام کی بنیاد ڈالی شہر پناہ کی دیوار کھدوائی۔ اور حاجب اور دربان مقرر کیے بنی اسرائیل ابنائے بادیہ مدنیت سے ناآشنا تھے بالکل سادہ زندگی بسر کرتے تھے انہیں مویشی چرانے والوں میں سے دو شخص آپ کے پاس رفع خصومت لے آئے یہاں حاجب و دربان پاسبانی کر رہے تھے وہ آزاد ابنائے بادیہ دو خیموں اور درختوں کے سایہ کے نیچے شیوخ سے فیصلہ کرانے والے بے تکلفانہ دیوار پھاند کر حضرت داؤد کے حضور میں کھڑے ہو گئے۔

وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ ۔ (ص ۲)

اور کیا تجھے جھگڑنے والوں کی خبر پہونچی ہے جو دیوار پھاند کر داؤد کے پاس عبادت خانہ میں گھس آئے۔

وہ انہیں دیکھکر گھبرایا، کہنے لگے، مت ڈر ہم دونوں میں جھگڑا ہے۔

خصمان بغى بعضنا على بعض فاحكم بيننا بالحق ولا تشطط واهدنا الى سواء الصراط ان هذا اخى له تسع وتسعون نعجة ولى نعجة واحدة فقال اكفلنيها وعزنى فى الخطاب ط قال لقد ظلمك بسؤال نعجتك الى نعاجه وان كثيرا من

ہم میں سے ایک نے دوسرے پر ظلم کیا تو انصاف سے ہمارا فیصلہ کر دے اور ہم کو سیدھی راہ بتا۔ یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دنبی ہے وہ کہتا ہے میرے حوالہ کر اور گفتگو میں مجھے دباتا ہے، داؤد نے کہا بیشک وہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دنبی لیکر

Marfat.com

الخلطاء لیبغی بعضهم علی بعض الا الذین امنوا وعملوا الصلحت وقلیل ما هم ط۔ ص ۲

اپنی دنبیوں میں ملاتا ہے اور اکثر ساجھی ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر جو ایمان لائے اور نیک کام کرے اور ایسے لوگ کم ہیں (سورہ ص)

حضرت داؤد کو چونکہ اپنے عہد خلافت میں اہل فلسطین اور دیگر قبائل کفار سے ایک نہ ایک مقابلہ پیش رہتا تھا اس لئے آپ کو خیال گذرا کہ یہ دو شخص دشمن نہ ہوں لیکن انہوں نے فوراً آپ کو اطمینان دلایا۔

جس وقت آپ عمل نیک کی تعلیم کے ساتھ فیصلہ سنا رہے تھے معاً آپ کو اپنی ابتدائی حالت یاد آگئی کہ کس طرح حق تعالےٰ نے ایک معمولی چرواہے کی حیثیت سے آپ کو خلافت کے اعلیٰ عہدہ پر فائز فرمایا تاکہ خلق خدا کی صلاح و فلاح میں مشغول رہیں، جس وقت ان دو کی آمد کا دیوار پھاند کر باوجودیکہ دربان موجود رہتے تصور بندھا آپ احکم الحاکمین کے ہیبت و جلال سے مرعوب ہو گئے اور سمجھے کہ یہ قضیہ توجہ الی اللہ کے لئے تازیانہ ہے اس لئے خضوع و خشوع کے ساتھ سجدے میں گر پڑے۔

فاستغفر ربه وخر راكعا واناب فغفرنا له ذلك ط ان له عندنا لزلفى وحسن ماب ط (ص ۲)

پھر اس نے اپنے رب سے مغفرت مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع ہوا آخر ہم نے اس کا یہ قصور معاف کر اور بیشک ہمارے پاس اس کا نزدیکی کا درجہ ہے اور اچھا ٹھکانہ (سورہ ص)

حضرت داؤد کی حکومت وسیع ہو گئی تھی اب پھر بتدریج وحی زبور نازل ہوئی، اپنی حکومت کے چالیس سال بعد حضرت سلیمان کو ولی عہد بنایا اور بیت المقدس بنا سکتے

---

۵ صموئیل اول ۱۷
۲۰-۱۵ ۔ ۲

Marfat.com

کی وصیت کر کے انتقال کر گئے اور بیت الحم میں دفن ہوئے حضرت سلیمان اپنے والد حضرت داود کے بعد تخت حکومت پر متمکن ہوئے

وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِن كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ (النمل)

اور سلیمان داود کے وارث ہوئے اور کہنے لگے اے صاحبو ہم کو پرندوں کا علم ملا ہے اور ہر چیز میں سے ہم کو عنایت ہوا ہے یہ بیشک بڑی فضیلت ہے۔

اس وقت آپ کی عمر ۲۲ سال کی تھی تمام مشہور حکومتیں فلسطین، عمون، کنعان مواب، ادوم وغیرہ زیر نگیں تھیں آپ کے عہد میں تجارت کو بڑا فروغ تھا بڑے بڑے کارخانے تھے اردن کے میدان میں ساخوت اور صاروانا کے درمیان وہ مقام ہے جہاں تانبہ پگھلایا جاتا ہے

وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ (السبا۲)

اور بہا دیا ہم نے اس کے واسطے چشمہ پگھلتے ہوئے تانبہ کا۔ (السبا ۲)

حضرت سلیمان نے اپنی مملکت کا دورہ فرمایا۔

حَتَّىٰ إِذَا أَتَوْا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝

یہاں تک کہ جب وہ وادی نمل میں پہونچے تو نملہ نے کہا اے (قوم) نمل اپنے مسکنوں میں داخل ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور ان کا لشکر تم کو نا دانستہ آزار پہونچا دیں (النمل ۲)

منطق والطیر ایک علم ہے جس میں پرندوں کی بناوٹ اور عادت کا بیان ہوتا ہے اور یہ ایک حیوٰۃ الحیوان (یونانی ارنی تھولوجیا کا) علم ہے۔

تہذیب الاخلاق جلد سوم صفحہ ۱۶۵ ؁ اخبار الایام ؁ و سلاطین اول ؁

پھر ہُدہُد کی زبانی ملکہ سبا کا حال معلوم ہوا، آپ نے اس کو خط لکھا اور وہ معہ تحفہ و تحائف کے حاضر خدمت ہوئی۔

اور تابعدار (ملکہ سبا) ہوگی اسکے بعد آپ ہی نے یروشلم میں مسجد الاقصیٰ کی تعمیر کی، یہ جگہ صابیوں کے مندر کی تھی جن پہ پھول بتیں چڑھتا تھا اور عہد موسوی میں (البتہ میں) یہودیوں کا خیمہ عبادت لکڑی کا تھا جس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جاتی تھی یہ مانند قبہ (۵۴×۵" ۱۵ فٹ تھا) اس میں تابوت سکینہ (۴ ½ × ۲×۲ فٹ) جس میں صحائف و الواح، توریت و مرتبان، من و عصا وغیرہ رکھے ہوئے تھے، جب یہودیوں کے قبضہ میں ارض مقدس آیا تو صابیوں کے مندر پہ قبہ مذکور نصب کیا گیا۔ ۹۸۵ سنہ ق م میں حضرت سلیمان نے قبہ پر مسجد الاقصیٰ تعمیر کی۔ جو چاندی سونے کے ستونوں سے آراستہ تھی بعد وفات سلیمانؑ کے ۹۷۶ سنہ ق م اسباط یہودا میں دو جداگانہ حکومتیں یہودا اور بنی اسرائیل قائم ہوئیں، دس اسباط کا بادشاہ یربعام تھا جس کا صدر مقام سماریہ تھا، جہاں خداوند یہودا کی عبادت کے ساتھ گا ئے پرستی ہوتی تھی دو اسباط یہودا بن یامین کا بادشاہ رحجام بن سلیمانؑ تھا یربعام کی وجہ سے یہود کی حالت تباہ ہونے لگی بادشاہ مصر سلین نے بیت المقدس پر حملہ کیا

اور شہر لوٹ لیا جس کے بعد سے یہود کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہوگئیں۔ اور ۵۸۶ھ ق م میں خانہ جنگیاں ہوتی رہیں سنہ ۵۰۰ ق م میں بادشاہ بابل بخت نصر یروشلم (بیت المقدس) پر حملہ آور ہوا، شہر کے ساتھ مسجد الاقصیٰ کو بھی مسمار کر ڈالا تمام تبرکات معہ جواہر لوٹ لے گیا[1]۔ اور جو یہودی قتل سے بچے تھے ان کو بھی ہمراہ لیتا گیا، ان میں حضرت ذالکفلؑ اور حضرت عزیرؑ بھی گرفتار جا رہے تھے سنہ ۵۳۲ ق م میں ایران سے شاہ خورس (کیخسرو کیسیانی) بابل پر فتحیاب ہوا اور یہودی آزاد ہوئے۔ حضرت عزیرؑ کنعان واپس آئے اور توریت مقدس کے سلسلہ اول کی تاریخی کتب کو از سر نو مرتب کیا ادھر خورس نے مسجد الاقصیٰ کی دوبارہ تعمیر کرائی جو شاہ دارا کے عہد میں تکمیل کو پہونچی۔ دارا پر سکندر کا ایسا حملہ ہوا کہ یہاں سے ایرانی اقتدار ہی اٹھ گیا سنہ ۱۶۸ ق م میں انطاکیہ کے یونانی بادشاہ اینٹوئیس نے یہود کی قومیت و مذہب کو مٹانے کے لیے بیت المقدس کو یونانی دیوتا زئس کا مرکز بنایا صحائف جلائے اس کے تھوڑے عرصہ بعد یہودا مقابی کی کوشش سے شاہ انطاکیہ کا اقتدار جاتا رہا[1] یہودا کے بعد رومی اقتدار ارض مقدس پر شروع ہوا۔ بادشاہ روم ہیرڈوٹس کے زمانہ میں بیت اللحم (یروشلم سے چار میل) میں حضرت مریم بتولؑ کے پیٹ سے حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے آپکو ہمراہ لے کر دمشق اور صالحہ کے شمال کی طرف ایک پہاڑ ہے جسے جبل قاسیون کہتے ہیں۔

اور ہم نے مریم کے بیٹے (عیسیٰؑ) اور اس کی ماں (مریمؑ) کو (اپنی قدرت کی) نشانی بنایا اور ان کو ایک ٹیلہ پر جگہ دی جو ٹھہرنے کے لائق اور وہاں کا پانی صاف تھا۔
(المومنون[۳])

ع[۱] ابی الفدا

وجعلنا ابن مریم وامہٗ آیۃ وآوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار ومعین (المومنون)

.. .. جبل قاسیون میں غار ہے ربوت

ذاتِ قرار و معین (سورہ ۲۳ آیت ۵۲) یہیں مریمؑ پناہ گزین ہوئیں۔ بارہ سال کے
حضرت عیسیٰ ہوئے تو ایلیا میں آئے ۳۰ برس کی عمر میں یردن ندی یروشلم سے اٹھارہ
میل ہے اس پر حضرت یحییٰ بن حضرت زکریا سے اصطباغ لیا، تین برس تک علیوی
کی تبلیغ کی، حواریین، شمعون، پطرس، اندراوس، یعقوب ابن زبدی، یحییٰ، فیلبس
برتومادس، توما، متی، العشا یعقوب ابن حلفا، لباتداوس، شمعون الثانی،
یہودا الاسخریوطی، اسی حواری نے ۳۰ درہم لے کر پیلاطس قبطی سپہ سالار قیصر روم
کے آدمیوں کے ہاتھ جناب عیسیٰ کو گرفتار کرادیا، اس نے آپ کو صلیب دی، مگر آپ نہ
مصلوب ہوئے اور نہ مقتول، اللہ نے رفعت عطا کی آپ کے صعود کے ۴۰ سال بعد
سنہ ۷۰ء میں ٹائٹس رومی نے یروشلم کو فتح کر کے مسجد الاقصیٰ کو مسمار کیا اور اس پر
ہل چلوائے، اور لاکھوں یہودی قتل کئے ہزارہا کو جلا وطن کیا سنہ ۱۳۲ء میں قیصر ہدرین
کے زمانہ میں یہود نے پھر متفقہ طاقت سے مقابلہ کیا، پانچ لاکھ کھیت رہے، اور
ایسی شکست کھائی کہ پھر نہ ابھرے، روم کا بادشاہ قسطنطین اعظم سنہ ۳۱۲ء میں عیسائی
ہو گیا اور اس نے عقیدۂ تثلیث کی اشاعت کی سنہ ۳۹۵ء میں روم کی سلطنت ٹکڑے ٹکڑے
ہو گئی سنہ ۶۱۶ء میں خسرو دوم ایرانی ارض مقدس پر قابض ہو گیا جس سے عثمانی اور ان کے
بھائی قریش دلگیر ہوئے، خدا نے اپنے کلام پاک میں کہا ———— الم ٭
غلبت الروم فی ادنی الارض وھم ۔ الم رومی قریب کے ملک میں مغلوب ہو گئے۔

علہ۔ عجائب الاسفار جلد اول ص ۱۴۵

Marfat.com

مِن بعدِ غلبہم سیغلبون فی بضعِ سنین[1] (روم)

اس ارشاد کے بعد ۶۲۴ء میں ایرانی بساط الٹ گئی[1] قیصر ہرقل نے شام اور ایشیائے کوچک میں ازسرِنو اپنا اقتدار بحال کیا۔ مگر اسلام کے مقابلے نے رومی حکومت کا خاتمہ ہی کر دیا۔

---

[1] وہ مغلوبی کے بعد عنقریب چند سالوں کے اندر غلبہ پائیں گے

(نوٹ) ۶۱۰ء سے ۶۲۵ء تک مجوسیوں اور عیسائیوں میں زور آزمائیاں ہوئیں اس لپیٹ نے غسانیوں کو بھی لے لیا خسرو پرویز (ایرانی) کا تسلط دامنِ فرات سے وادیٔ نیل اور ساحل باسفورس تک تھا رومی شکست کھا چکے تھے جس کا اثر غسانیوں پر بھی پڑا عرب اس واقعہ سے دلگیر ہوئے رسول اللہ نے لسانِ قرآن سے پیش گوئی کی دفعتاً ہوا کا رخ بدل گیا ۶۱۶ء سے ۶۲۴ء تک مجوسیوں نے اپنا علاقہ واپس لے لیا ۶۲۹ء میں آنحضرت صلعم نے دعوت ہرقل اور جبلہ غسانی کے دربار میں بھیجی مگر سعادت قبول نہ کی، مدینہ پر حملہ کرنے کی طیاری کی حضور صلعم ۸ھ ۶۳۰ء مقام موتہ پر پہنچے ہر دو فوجوں میں تصادم ہوا۔ آپ مدینہ لوٹ آئے ۹ھ میں ہرقل کے حملہ کی خبر لگی ۳۰ ہزار صحابہ کو لے کر تبوک کے مقام پر پہنچے رومی مقابلہ پر نہ آئے ۱۱ھ میں رسالہ کو آپ بھیج رہے تھے کہ حضور صلعم کا وصال ہو گیا عہد فاروق اعظم میں روم کا ملک زیر نگیں آگیا (ارض القرآن ج ۲ ص ۹۴-۹۵)

آیۃ وآوینٰھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین (المومنون)

ربوۃ ذات قرار ومعین۔ دمشق اور صالحہ کے شمال کی طرف ایک پہاڑ ہے جس کو جبل قاسیون کہتے ہیں اسی جبل پر یک گاؤں ہے جس میں ایک غار ہے جس کے وسط میں ایک حجرہ بنا ہوا ہے جو ذات قرار ومعین سے تعبیر کیا گیا ہے، یہیں جناب مسیح کو لے کر مریم بتول نے پناہ لی تھی (دلگداز نمبر ۴ جلد ۴)

وجعلنا ابن مریم وامہ ایۃ وآوینٰھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین ۔ اور بنایا ہم نے مریم کا بیٹا اور اس کی ماں ایک نشانی اور ان کو ٹھکانہ دیا ایک ٹیلہ پر جہاں ٹھہراؤ تھا اور پانی صاف تھا (المومنون)

۷۲۵ھ کے بعد ابن بطوطہ نے اس پہاڑ کی زیارت کی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ پہاڑی حضرت عیسٰی اور آپ کی والدہ کے رہنے کا مقام تھی اس مقام سے زیادہ خوش منظر اور قابل سیر دنیا میں کوئی جگہ نہیں ہے[۵]۔

---

[۵] عجائب الاسفار جلد اول صفحہ ۵۴

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ

قرآن کے مشہور مفسر حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ تین اور زیتون، دو پہاڑیوں کا نام ہے اور سورہ التین میں انہیں پہاڑیوں کی خدا نے قسم کھائی ہے عہ۔

تین و زیتون سے شام و دمشق کی دو پہاڑیاں مراد ہیں[۲] جو آج بھی طور سینا اور طور زیتا کے نام سے مشہور ہیں اور جن کی بنی اسرائیل میں خاص عظمت تھی علامہ یاقوت حموی کے مشہور ترین جغرافیہ میں ان پہاڑیوں کا نام تین و زیتون ہی مذکور ہے عہ۳

جبل زیتون شہر قدس کے مشرق میں واقع ہے اس پہاڑ پر حضرت عیسیٰ نے وعظ[۴] فرمایا تھا اس پر سے بحر میت اور وادی اردن اور اریحا کے منظر صاف نظر آتے ہیں، اس پہاڑی کے دامن میں حضرت مریم علیہ السلام کا روضہ ہے اور حضرت ذکریا[۴] اور حضرت داؤد کے بڑے بیٹے سلوم کے مزارات ہیں۔

عہ کلمات مرتبہ علامہ عبداللہ العمادی صفحہ ۹۴ عہ۲ عن ابن عبدالاعلیٰ عن ابن ثور عن معمر عن قتادہ عہ۳ معجم البلدان جلد ۴ صفحہ ۲۳ لم مطبوعہ مصر ۱۳۲۴ھ عہ۴ جغرافیہ بائبل پنجاب ریلجس بک سو

Marfat.com

رؤس الشیاطین

انا جعلنٰھا فتنۃ للظالمین انھا شجرۃ تخرج فی اصل الجحیم طلعھا کانہ رؤس الشیاطین[عہ]

ہم نے اس کو (زقوم کو) ظالموں کے واسطے فتنہ بنایا ہے وہ ایک درخت ہے جو قعر دوزخ سے پیدا ہوگا اس کے خوشے شیطانوں کے سروں کے مانند ہیں (سورہ صافات)

حجاز کے ایک پہاڑ کا نام رؤس الشیاطین ہے اس پہاڑ میں بہت سے نشیب و فراز ہیں اور نہایت ہی بدہیئت ہے[عہ] مشکل القرآن میں علامہ ابن قتیبہ نے بھی یہی تشریح کی ہے[عہ] رؤس الشیاطین عربی میں ایک درخت کا نام بھی ہے جو حد درجہ بدصورت ہوا کرتا ہے[عہ] اس آیت میں خدا نے بتایا ہے کہ زقوم من جملہ عذاب ہائے آخرت کے ایک قسم کا عذاب ہے اور چونکہ یہ امر مسلّم ہے کہ دوزخ کے تمام عذاب ان چیزوں کی تمثیل میں بیان کئے جاتے ہیں جو دنیا میں تکلیف دہ پائی جاتی ہیں اس سے یہاں بھی استعارہ کا رنگ ہے زقوم کے خوشے کی شیطان کے سر جیسے ہونے کی تاویل قابل تسلیم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ زقوم ایسا درخت ہے کہ اس کے خوشے درخت رؤس الشیاطین جیسے بدقوارہ ہوں گے[عہ]۔

عہ معجم البلدان جلد ۴ صفحہ ۱۸۷ عہ کتاب المنافقین صفحہ ۳۴ عہ محکمات صفحہ ۴۰ از علامہ عبداللہ العمادی۔

Marfat.com

رقیم

اصحاب کہف والرقیم

رقیم مدیانی بادشاہ رقیم کے نام سے آباد ہے [1] عرب اس کو رقیم اور یونانی پیٹرا (البترا) اور عبرانی میں صلع کہتے ہیں یہ شہر قدیم ادومی بنو ساری کا یعنی حضرت ایوب کی قوم کا دارالسلطنت اور کوہ سعیر کی وادی موسیٰ میں واقع تھا اس کے متصل کوہ حور ہے یہ بحر قلزم اور بحر میت کے بیچوں بیچ ہے اور چاروں طرف بلند چٹانیں ہیں اور چشمے بھی ہیں، یہ کوہ سعیر کی ابتدائی میں تھا ۹۰ میل عقبہ ہے
کوہ حور کو عرب جبل ہارون کہتے ہیں۔

رقیم میں بڑی عالیشان عمارات تعمیر تھیں یہاں کے لوگ بڑے دبدبے کے ساتھ حکومت کرتے تھے۔

ابتدائی تاریخ اس سلطنت کی سنہ [illegible] ق م سے شروع ہوتی ہے یہاں کے فرمانرواؤں میں سے مشہور شخص حارث ہے جو پچاس ہزار سپاہ کے ساتھ رقیم سے نکلا اور یہودیوں کو ایسی شکست دی کہ وہ یروشلم میں قلعہ بند ہو گئے رومیوں کے تغلب سے حارث پیچھے ہٹا غرض کہ یہاں کے لوگ بڑے دبدبے سے حکومت کرتے تھے سکندر کے جانشین انٹیگونس نے دو مرتبہ ان پر حملہ کیا پھر قیصر تراجن سنہ ۱۰۶ ق م

---

[1] بقول اسٹرابو مورخ معاصر قیصر آگسٹس رقیم کے نام سے یہ آباد ہے، قدامت الیہود کتاب ۴ فصل ۷ یوسیفوس بحوالہ ارض القرآن جلد دوم ص ۶۸

Marfat.com

کے عہد میں یہ رومیوں کے عمل میں آیا۔ حکومت انباط اس کے پردہ میں پنہاں ہو گئی۔ رقیم کا آخری بادشاہ حارث رابع تھا جو معاصر حضرت یحییٰ علیہ السلام تھا اسی نے یہودی بادشاہ ہیرودوس قاتل حضرت یحییٰ پر فوج کشی کی تھی انہوں نے دارالحکومت قرار دیا۔ دور عیسوی میں ۵۰۰۔۹۰۰ء فلسطین کے تیسرے حصہ کا صدر اسقف یہیں رہا کرتا تھا پچھلا اسقف ثیوڈوس جو ۵۳۶ء کو یروشلم کی مجلس کنیس میں یہیں سے حاضر ہوا تھا۔

قبل قرآن کے شعرائے عرب رقیم و کہف سے واقف تھے۔

امیہ بن ابی الصلت کہتا ہے۔

ولیس بہا الا الرقیم مجاورا ۔ وصیدہم والقوم فی الکہف ہمد

علمائے اسلام میں علامہ ابو عبداللہ المقدسی البشاری المتوفی ۳۷۵ھ نے اس وادی کی زیارت کی، تحریر کرتے ہیں۔

الرقیم قریۃ علی فرسخ من عمان علی تخوم البادیۃ ۱ — رقیم صحرا کے کنارے ایک گاؤں ہے جو عمان سے ایک فرسنگ کی مسافت پر واقع ہے

علامہ اصطخری المتوفی ۳۴۰ھ نے اس کو دیکھا وہ لکھتے ہیں " رقیم ملقا کے قریب ایک چھوٹا سا شہر ہے جس کے مکانات اور دیواریں پتھر سے تراشی ہوئی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک پتھر کی ڈھال ہے ۱

علامہ یاقوت حموی المتوفی ۶۲۶ھ تحریر فرماتے ہیں۔

. ملقا کے قریب شام کے اطراف میں ایک موضع ہے جس کو رقیم کہتے ہیں بعض لوگوں کا گمان ہے کہ اصحاب کہف اسی میں ہیں ۲

---

۱ احسن التقاسیم ص ۱۷۵، ۲ معجم البلدان مصری جلد ۴ ص ۲۷۴ از تاریخ قدیم ۳ اصحاب کہف مکسلمینا طرطونس و ثیولس۔ فالوس، شاذنوس، کسوطونس، یمنی قطمیر (کتا)

یہیں ایک بادشاہ سنہ ۲۵۰ء میں تھا جس کا نام دقیانوس تھا جس کے عہد میں اصحاب کہف نے شہر رقیم کے غار میں پناہ لی تھی ؏۱ دو سو برس بعد شاہ تھوڈوسس کے زمانہ سنہ ۴۵۰ء میں دوبارہ اصحاب کہف زندہ ہوئے تھے۔

یہ ملک اور حکومت تباہ ہو گئی، کھنڈرات کی شکل میں موجود ہے سنہ ۱۸۱۲ء میں برکھارڈ سیاح نے اس وادی کو دیکھا اور اپنے سفرنامے میں حالات تحریر کئے، مسٹر ایم لیون دی لہبوردی سنہ ۱۸۲۸ء میں رقیم گیا تھا، قدیم عمارات میں سے ایک عمارت کا حصہ باقی ہے ؏۲۔

؏۱ تاریخ عرب قدیم ص ۷۵ ؏۲ عمارات المعروف حصہ دوم ص ۱۰۳ مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ء۔

Marfat.com

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ (السبا)

سبا یمن کا ایک حصہ ہے سنہ ۱۲۰۰ ق م میں سبا عظیم الشان حکومت تھی جو ۱۱۵ ق م تک رہی بانی عبدالشمس ملقب بہ سبا تھا جس کا بیٹا حمیر تھا[1] سنہ ۲۰۰۰ ق م میں یمن کا حکمراں شداد بن عاد ثانی تھا اس کے بعد اس کے بھائی حضرت لقمان اور ذو شد جانشین ہوئے۔ بعد کو حارث الرائش جس نے سبا اور حضر موت کی حکومتوں کو ایک کیا جس سے تبع اول لقب پڑا[1]۔ تبع اور حمیر میں ایک ہزار سال کا فصل ہے۔ ان تبابعہ یمن میں صعبہ ذوالقرنین بادشاہ مشہور ہیں[1]

ویسئلونک عن ذی القرنین۔ اور سوال کرتے ہیں وہ آپ سے ذی القرنین کے بارے میں۔

ذوالقرنین کی فتوحات کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ قوم یاجوج و ماجوج کی وجہ سے بحر خضر کے کنارے پر جبل طے کے درّے کو بند کیا۔ محمد بن موسیٰ منجم خوارزمی نے و علامہ

---

[1]

ذی القرنین

ذی القرنین کے متعلق اختلاف ہے بعض سکندر مقدونی کو ذی القرنین قرار دیتے ہیں، بعض سائرس کو بعض محققین اس کو حمیری بادشاہ قرار دیتے ہیں، اس کے حمیری بادشاہ ہونے کے متعلق محققین کا اتفاق ہے، ملاحظہ ہو حمزہ اصفہانی صفحہ ۸۰ آثار الباقیہ البیرونی ص ۳۶ تفسیر کبیر جلد ۵ ص ۵۲۲ شمس العلوم للحمیری صفحہ ۱۲ - ۱۳ علامہ عبداللہ العمادی نے "عرب قدیم" میں اس شخصیت پر بحث کی ہے راقم سطور نے معلومات قرآن میں تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔ (مطبوعہ دفتر پیشوا دہلی)

Marfat.com

سلام یمنی نے ۸۴۲ء ھ میں عہد واثق باللہ عباسی میں یہ دیوار دیکھی تھی اور مراصد الاطلاع میں اس کا مفصل ذکر ہے) صعب ذو القرنین کے بعد ذی سدد ذو الاذعار وغیرہ ہوتے ۲۶ تنابعہ نے قوم تبع میں سے سترہ سو سال حکومت کی علہ

اَھُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ۔

ملک سبا بھی اسی خاندان کی تھی اس کے بعد سبا کے مشاہیر بادشاہ تبع امرہین بن یمعلی ینوف مکارب سبا یمعلی ینوف بن امر علی مکارب سبا تھے ان کے قلمرو میں زراعت کے لئے سد (عرم) یعنی بند پانی کی کثرت سے تھے سبا کا صدر مقام مارب تھا جو صنعا کے جنوب و مشرق میں ہے شمر ق م میں تبع امرہین یمعلی ینوف مکارب سبا نے شہر مارب کے جنوب میں دائیں بائیں دو پہاڑیاں جن کے نام ہیں بیچ میں وادی اذینہ ہے اس میں دیوار تعمیر کی جو مختلف بادشاہوں کے زمانہ میں تکمیل کو پہونچی علہ۔ یہ بند (عرم) ایک سو پچاس فٹ طویل پچاس فٹ عریض ہے اس پر مذکورہ بانیان کے نام خط مسند میں تحریر ہیں ۳۰۲ھ میں علامہ ہمدانی نے بند کو دیکھا اور ۱۸۷۴ء کے فرنچ ایشیاٹک سوسائٹی کے رسالہ میں شائع کیا ۱۸۸۸ء میں گلاذر مارب گیا اور مسند کے کتبہ کی نقل لی۔ اور کچھ کتبہ لایا جو برلن کے عجائب خانہ میں محفوظ ہیں اس بند کے نظام آب رسانی سے چپ و راست وادی جانب اس ریگستانی و شور ملک کے اندر تین سو میل مربع میں سینکڑوں کوس تک بہشت زار تیار ہو گئی تھی جس کو قرآن نے جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ الٰخ سے خبر دی ہے

لَقَدْ کَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْکَنِہِمْ اٰیَۃٌ ۚ سبا (کے لوگوں) کے لئے ان کے

علہ تاریخ عرب قدیم، عبد اللہ العمادی

جَنَّتَانِ عَنْ يَمِيْنٍ وَّشِمَالٍ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ (السبا)

(اپنے ہی) گھروں میں (قدرت خدا کی) ایک (بڑی) نشانی (موجود) تھی (سرزمین) کیا تھی کہ بیچ میں سے گزرنے والے کے لئے دائیں ہاتھ اور بائیں ہاتھ دو باغ تھے) اپنے پروردگار کی (دی ہوئی) روزی کھایا کرو اور اس کا شکر کرو (دنیا میں یہ کیا) عمدہ شہر اور (آخرت میں گناہ) بخشنے والا پروردگار ہے انہوں نے (اللہ کا حکم) نہ سنا ہم نے بند توڑ کر زور کا سیلاب ان پر چھوڑ دیا اور ان دو باغوں کو بدل کر دو باغ ایسے کر دیئے جن میں بدمزہ میوے اور جھاؤ کے درخت اور تھوڑے سے بیری کے درخت رہ گئے۔ (السبا)

سبا پر اس بند کے ٹوٹنے کا دردناک اثر پڑا اس سیل العرم سے تاریخ تبابعہ کی بدل گئی ملک تباہ ہو گیا۔ باشندے منتشر ہو گئے انہیں میں سے حیرہ کی حکومت کے بانی ہوئے ملوک سبا کے بعد شاہان حمیر کا دور ہوا حمیر کی حکومت ۱۱۵ ق م سے شروع ہوئی یمن پایہ تخت تھا۔ اس سیل عرم سے جو نقصان ہوا تھا ۳۰۰ء میں ابوکرب نے تلافی کی، ایران پر حملہ آور ہو کر مال غنیمت لے آیا حجاز کو بھی فتح کیا۔ یہودی مذہب کا پابند ہو کر اس کی اشاعت کرنا چاہی ۵۲۵ء

---

۱ مروج الذہب مسعودی برحاشیہ مقری ج ۳ ص ۷۷ و سنی الملوک الارض حمزہ اصفہانی ص ۷۷، تفسیر کبیر ج ۷ ص ۱۲، روض الانف ص ۱۵، معجم ج ۲ ص ۱۵۷، تاریخ ادب العرب نکلسن ص ۱۵۔

Marfat.com

یہیں یمن کا بادشاہ ذونواس یہودی تھا جس نے عیسویت کو بالکل مٹانا چاہا نجران جو مرکز عیسویت تھا اس پر حملہ آور ہوا اور قتل عام کر ڈالا جو بچ رہے مستطیل گڑھے کھدوا کر آگ اس میں سلگائی اور اس میں دو ہزار عیسائی جھونک دیئے یہ جھونکنے والے اصحاب الاخدود کہلائے۔ جسٹینس اول کو اس واقعہ کی خبر لگی اس نے بادشاہ حبش نجاشی کو آمادہ انتقام کیا۔ اس کا سپہ سالار ابرہۃ الاشرم معہ ستر ہزار فوج کے یمن پر فتحیاب ہوا۔ ذونواس سمندر میں ڈوب مرا اس کا جانشین علی ذوالمیزن یہ آخری حمیری بادشاہ تھا اس کو ابرہہ نے مار ڈالا۔ اور خود بادشاہ نجاشی کے نام سے حکومت کرنے لگا۔ اس نے صنعاء میں ایک کلیسا تعمیر کیا کہ اہل عرب کا کعبہ کی بجائے مرجع ہو۔ مگر ایک بدو نے کلیسا میں رفع حاجت کی جس پر ابرہہ چالیس ہزار فوج معہ فیل سوار اصحاب الفیل سنہ ۵۷۰ء میں کعبہ کو مسمار کرنے کے لئے حملہ آور ہوا۔ اس وقت کعبہ کے مجاور عبدالمطلب تھے۔ قہر الٰہی سے اصحاب الفیل تباہ ہو کر بھاگے اس کے بعد یمن پر ایران کا تسلط ہوا سنہ ۹ھ میں آخری ایرانی گورنر مسلمان ہو گیا۔ اور یمن زیر نگین اسلام آیا۔

Marfat.com

وادِ النمل

حَتّٰی اِذَا اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ (النمل)

حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی مملکت کے دورے کو نکلے تو مع فوج وغیرہ اپنے علاقوں میں پھرتے ہوئے وادالنمل سے گذرے، قرآن میں ہے: یہاں تک کہ جب وادالنمل میں پہونچے تو نملہ نے کہا اے (قوم) نمل اپنے مسکنوں میں داخل ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور ان کا لشکر تم کو نادانستہ آزار پہونچا دیں :- النمل رکوع ۲-۳

مصر کے علاقہ میں طارنمل ایک گاؤں ہے یونانی لوگ پرانی کتب میں قوم نمل کا حال لکھتے ہیں استرابو الیونانی جو سن عیسوی سے ۶۰ برس پیشتر پیدا ہوا تھا اس نے اپنے جغرافیہ میں مرمی گانڈ (نمل) کا ذکر کیا ہے۔ طارنمل سے مصر جاتے ہوئے ہارون الرشید عباسی بھی گذرا ہے، سفرنری نے اس کا مفصل حال لکھا ہے (اقوام الممالک فی احوال الممالک، صفحہ ۶۲) تہذیب الاخلاق حصہ سوم صفحہ ۱۷۰

Marfat.com

اصحاب الرس

اس دیار میں جو لوگ آباد تھے وہ کھیتوں اور باغوں کی آب پاشی چاہات سے کرتے تھے یہ لوگ اصحاب الرس کے نام سے مشہور تھے کہا جاتا ہے یہ بھی بنو اسمٰعیل تھے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّأَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُودُ — ان سے پہلے نوح کی قوم اصحاب الرس اور ثمود نے جھٹلایا۔

امام طبری نے اصحاب الرس کے لئے لکھا ہے کہ رس کنویں کو کہتے ہیں۔ ایک امت نے اپنے پیغمبر کو کنویں میں ڈال دیا تھا اس لئے اس کو اصحاب الرس کہتے تھے

مورخ مسعودی بلا تنزیل رائے لکھتا ہے اصحاب الرس حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے دو قبیلے تھے ایک کا نام قدمان تھا اور دوسرے کا یامین اور کہا گیا ہے کہ رویل تھا اور یمن میں تھے [1]

---

[1] مروج الذہب (بحوالہ ارض القرآن جلد دوم ص ۶۲

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِیْنَ ط (والصّٰفّٰت)

بعلبک

دمشق سے ۱۲ فرسخ پر ہے یہ اشوری قوم کا مسکن تھا یہاں بعل کی پرستش ہوتی تھی۔ بعل کا مندر عظیم الشان تھا اس کے علاوہ مشتری، بعبکش، وینس کے مندر بھی تھے بابل کے بعد اہل حنظلہ کو بھی تمدنی زندگی نصیب ہوئی تھی۔ یہاں کی اصلاح کے لیے حضرت الیاس علیہ السلام مبعوث ہوئے اور آپ کی دعا سے آپ کے شاگرد حضرت الیسع بن شوبوات کو نبوت عطا ہوئی۔ اس کے بعد اس پر رومیوں کا تسلط ہوا انہوں نے پہلی صدی عیسوی میں بعض مندر تعمیر کئے جب نصرانیوں نے بعلبک فتح کیا تو اشوری مندروں کو مسمار کرکے اپنی مذہبی عبادت گاہیں بنانے لگے ستمبر ۶۳۶ء تک عیسویت کا دور دورہ رہا شباب سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ورود مسعود پر انقلاب عالم پیش آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم کے عہد مبارک میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے ۱۳ھ میں دمشق فتح کیا۔ ایک سال بعد حمص و حماۃ، شیراز وغیرہ سے فراغت حاصل کرکے بعلبک پر متصرف ہو گئے۔ جب عربوں کے قبضہ میں یہ ملک آیا تو جیوپیٹر کے مندر کو قلعہ کی صورت میں بنا لیا گیا علامہ بلاذری نے بعل کے مندر کے عظیم الشان کھنڈرات کا حال تحریر کیا ہے طبری و یعقوبی بھی بعلبک کا اپنی تاریخوں میں ذکر کر گئے ہیں۔

ڈاکٹر تھیم اور پروفیسر لشٹین نے خود بعلبک کی سیاحت کی اور حالات شائع کئے رسالہ سائنٹفک ۱۹۱۳ء (امریکہ) میں مفصل تذکرہ شائع ہوا۔

Marfat.com

مکہ، اُم القریٰ یا بکہ، مبارکا

بکہ و مکہ ہم معنی لفظ ہے جس کا مطلب جمع ہونے کا مقام ہے۔ یہ شہر دنیا کے قدیم شہروں میں سے ہے یہ پتھریلی اور بنجر وادی میں واقع ہے اس شہر کا طول شمالاً جنوباً دو میل کے قریب ہے اور عرض کوہ اجیاد کے دامن سے لے کر کوہ قیقعان کی چوٹی تک ایک میل ہے اس طول و عرض کے مابین یہ شہر واقع ہے مکہ سطح سمندر سے ۳۳۰ میٹر بلند ہے خطِ استوا کے قریب ہونے کے باعث مکہ کو ناف دنیا بھی کہتے ہیں۔ مکہ کے قریب کوئی چشمہ نہیں صرف چاہ زمزم [ع۱] ہے عہد ابراہیم میں چٹیل میدان تھا۔

ایک قافلہ بنی قحطان جو قوم عبیر (ہودؑ) کی نسل سے تھا ادھر سے گذرا، یہ لوگ زمانہ دراز سے عرب کے باشندے تھے اس لئے عرب عاربہ کہلاتے تھے بنی قحطان (عمالقہ) نے بہت سی وسیع اور قوی پر شوکت سلطنت قائم کیں یمن سے شام تک اور دجلہ سے نیل تک ان کی حکومتیں صدیوں تک رہیں، ذوالقرنین جیسا نامور اور مقدس بادشاہ اس قوم سے اُٹھا [ع۲] قافلہ بنی جرہم نے آبِ زمزم کی وجہ سے مکہ میں ڈیرے ڈال دیئے اور سردار قافلہ مضاض بن عمر جرہمی نے اپنی دختر سیدہ کی شادی حضرت اسمٰعیل سے کر دی [ع۳]۔ بنی جرہم عرب کا قدیم حکمراں قبیلہ تھا اور مضاض اپنے علاقہ کا واحد فرمانروا تھا۔ ۲۲۰۰ ق م میں حضرت اسمٰعیل کی ۱۲۔ اولادیں ہوئیں [ع۴]۔

بنایوط یا نابط (مورث سلاطین انباط جن کا صدر مقام حجر تھا جس کی وجہ سے اصحاب الحجر کہلائے) ادبئیل، شا یا شمع، دوما، قیدار (مورث قریش) دما، مشا، حدر، طیما، دیطور تغنیش، قیدمان (مورث اصحاب الرس [ع۵]) ساکین دیار رس

ع۱ تاریخ مکہ ع۲ تاریخ عرب قدیم صفحہ ۲۳ پروفیسر سعدیو ع۳ تاریخ طبری ع۴ ابی الفداء

ع۵ علامہ مسعودی کی رائے ہے قیدمان کی اولاد (اصحاب الرس) یمن میں رہتے تھے از مروج الذہب۔

Marfat.com

ان بھائیوں نے عرب کو آپس میں تقسیم کر لیا اور بہت جلد اس قدر پھیل گئے کہ مغرب کی طرف مصر جو ان کا ننھیال تھا جا ملے اور جنوب کی طرف ان کے خیمے یمن تک پہنچ گئے جہاں ان کے بھائی بنو قطورہ آباد تھے اور شمال کی طرف ان کی بستیاں شام سے جا ملیں، جہاں بنی عم (بنو اسحاق) آباد تھے؎۱ بنو اسمٰعیل کا پیشہ تجارت رہا زیادہ تر قبائل نے صحرائی معیشت اور خیموں کی زندگی پسند کی۔

بنو جرہم کے ہم خاندان (مختلف قبائل لیقطان) مختلف اوقات میں حجاز میں آ بسے تھے مثلاً بنو قضاعہ ان پہاڑی حصوں میں تھے جو یثرب کے شمال میں واقع ہوئے ہیں۔ بنو ازد نے سنہ ۱۸۰ء کے قریب بحرین اور عراق میں سکونت اختیار کرنے سے پہلے بطن مرمٹی میں ایک آبادی قائم کی تھی انہی بنو ازد کی ایک شاخ یعنی بنو خزاعہ نے ۲۰۷ء میں بنو جرہم کی جگہ کعبہ کے محافظ ہو گئے اور انہوں نے خانہ کعبہ کو ۳۶۰ بتوں یعنی عربستان کے کل اصنام کا مستقر ٹھہرایا تھا؎ مشہور بت، لات و منات و عزیٰ تھے۔؎

؎۱ خطبات احمدیہ ؎۲۔ لات قوم شعیب کا بت تھا عربوں نے اس کی پوجا اسی قوم سے سیکھی، مورخ ہیرودوٹس نے بھی لات کا ذکر کیا ہے اس کا بت ستارہ زہرہ کے مشابہ بنایا جاتا تھا ۸ھ میں حضرت مغیرہ نے توڑا ہے، عزیٰ کے متعلق ابن اسحاق الکندی جو عہد عباسیہ کا مشہور مترجم ہے کہتا ہے کہ حاران میں اس کا بڑا معبد بنا ہوا تھا وہاں سے اہل عرب اس کو لائے تھے خالد بن ولید نے ۸ھ میں اور حضرت سعید کے ہاتھ سے منات توڑے گئے۔

؎ التمدن اسلامی جلد ۱ ؎ مطالعہ قرآن از انتظام اللہ شہابی ص ۲۰۶

Marfat.com

بنو جرہم و بنو اسمٰعیل (مستعربہ و مستعربہ) کی باہم رقابت نے زیادہ دنوں اتحاد قائم نہ رہنے دیا۔ بنو جرہم (القحطانی) یمن کے ملک صنعاء کو اور بنو اسمٰعیل مکہ کو عرب کی مرکزیت دینا چاہتے تھے۔ اسمٰعیلیوں میں زیادہ دور دورہ آل انباط کا رہا باقی بھائیوں کی اولاد میں صاحب اقتدار اولاد قیدار (قریش) تھی ان انباط نے سنہ [illegible] ق م میں ارض حجاز میں بڑی ترقی کی اور ان کی حکومت شمال میں دمشق تک، مغرب میں فلسطین تک اور جنوب میں وسط عرب تک پھیلی ہوئی تھی ان کا پہلا مرکزی مقام حجر تھا جو وادی القریٰ میں ثمود کا مرکز بھی رہ چکا تھا اسی کی وجہ سے یہ انباط اصحاب الحجر کے نام سے لسان قرآن میں یاد کئے گئے، کچھ عرصہ بعد حجر سے صدر مقام ہٹا کر رقیم پایہ تخت بنا۔ رقیم (پیٹرا) تجارت عالم کا مرکز تھا اور وادی موسیٰ دنیا کی مشہور ترین شاہراہ تھی سنہ ۱۰۶ء میں رومی حکومت کے غلبہ نے سلطنت انباط کا خاتمہ کر دیا۔

قیدار کی اولاد خاص مکہ ہی میں آباد رہی اور اپنے باپ کی طرح اس مقدس مسجد خانہ کعبہ کے حقوق کو ہمیشہ پورا کیا جو اہل دنیا کے لئے توحید کی پہلی درسگاہ تھی، قیدار کی اولاد میں ۳۷ پشت کے بعد عدنان اولی نہایت اولوالعزم شخص گذرا ہے جس کے چھوٹے بھائی عک نے یمن میں سلطنت قائم کر لی تھی۔

عدنان کے بعد اس قوم پر بنو جرہم غالب آئے گو ان کے ماموں ہی تھے، مگر ان کی کافرانہ زندگی نے ان کو سنہ ۲۰۶ء میں مکہ سے نکلوا دیا تھا۔
سنہ ۴۰۰ء میں قضاعہ کو اپنے قومی رقیب قریش بنو قیدار سے مقابلہ کرنا پڑا۔

مورخ (دیسیجوس) سنہ ۱۰۰ء نے لکھا ہے کہ ملک حجاز سے عراق تک کا علاقہ اسمٰعیل کے بارہ بیٹوں کے قبضہ میں ہے جس کے سبب سے اس خطہ کا نام بناطیہ پڑ گیا۔

سنہ ۴۴۰ء میں قصی جو قریش کا شیخ تھا خانہ کعبہ پر قابض ہو گیا اور بنو خزاعہ بھاگ کر بطن مر چلے گئے قصی نے کل قبائل قریش کو اپنے پاس جمع کر لیا اور اس کی کوششوں سے مکہ ایک باقاعدہ شہر بن گیا اور حکومت چند منتخب اشخاص کے ہاتھ میں ہو گئی اور کعبہ کی خدمات قریش کے مختلف خاندانوں میں تقسیم ہو گئی۔ انہیں دو بڑی خدمتیں رفادہ اور سقایہ یعنی (مسافران حجاز کو کھانا کھلانا اور پانی پلانا) پہلے بنو ہاشم بن عبد مناف اور ان کے بعد مطلب اور مطلب کے بعد عبد المطلب (جنہوں نے سنہ ۵۴۰ء میں چاہ زمزم کی از سر نو تعمیر کی) آنحضرت صلعم کے دادا کو ملیں ۱؎۔

کعبہ

کعبہ کو عہد قریش میں چند مرتبہ بنانے کی ضرورت پیش آئی چنانچہ جناب رسول اللہ کے ابتدائی عہد میں کعبہ کی درستگی کی گئی۔ آپ بھی اس کی درستگی میں شریک تھے حجر اسود آپ نے اپنے دست مبارک سے نصب فرمایا۔ جب دور خلافت راشدہ آیا عہد حضرت عمرؓ میں تعمیر ہوا اور جب بنی امیہ صاحب اقتدار ہوئے اور یزید کے زمانہ میں اس کے حکم سے مکہ پر فوج کشی ہوئی اور اس حملہ میں صدمات پتھر سے خانہ کعبہ کا بیشتر حصہ جل گیا جس کی تعمیر عبد اللہ ابن زبیرؓ نے کی۔ مگر حجاج ابن یوسف نے عبد الملک بن مروان کے وقت میں عبد اللہ ابن زبیرؓ کی عمارت کو منہدم کر ڈالا اور از سر نو اس کو اس طرح پر بنا دیا جیسا کہ قریش کے زمانہ میں تھا اور اب جو عمارت موجود ہے وہ یہی ہے مگر اس کے گرد کی عمارت بھی حرم کعبہ کہلاتی ہے اس کو ۹۷۵ھ میں سلطان سلیم ثانی نے تعمیر کرانا شروع کیا تکمیل سلطان مراد خاں کے عہد میں ہوئی وہی آج موجود ہے ۲؎

۱؎ معلومات قرآن ص ۲۰ مقدمہ ابن خلدون۔ ۲؎ خلافت عثمانیہ از انتظام اللہ

مسجد الحرام

مسجد کا طول و عرض

مسجد حرام کعبہ مکرمہ کے درمیان میں ہے شمال میں باب الزیادۃ کی طرف اس کا طول ۱۶۴ میٹر، مشرق میں باب السلام کی ۱۰۸ میٹر، جنوب میں باب الصفا کی طرف ۱۶۶ میٹر مغرب میں باب ابراہیم کی طرف ۱۰۹ میٹر ہے اندرونی حصہ ۲۹۰۲۷ میٹر مربع ہے اس کے اندر چاروں طرف ملبند و مسقف عمارت ۳۱۱ ستونوں پر مبنی ہوئی ہے جن پر گنبد بھی قائم کئے گئے ہیں۔ درمیانی حصہ کھلا ہوا ہے۔

دروازے

مشرق کی طرف پانچ دروازے (۱) باب السلام (۲) باب قایتبای (۳) باب النبی، جس کو پہلے زمانہ میں باب الجنائز کہتے تھے (۴) باب العباس (۵) باب علی، جس کو پہلے باب بنی ہاشم کہا جاتا تھا۔

جنوب میں سات دروازے ہیں (۱) باب البنائہ، جو پہلے باب بازان کہا جاتا تھا (۲) باب البغلہ (۳) باب الصفا (۴) باب الرحمۃ (۵) باب اجیاد، جس کا پہلا نام باب المجاہدیہ تھا (۶) باب الشکیہ، جو پہلے مدرستہ الشریف عجلان کے زمانہ سے مشہور تھا (۷) باب الحمیدیہ، جس کا پہلا نام باب ام ہانی تھا۔

مغرب کی طرف چار دروازے ہیں (۱) باب الوداع، جس کو پہلے باب المزورہ کہتے تھے (۲) باب ابراہیم (۳) باب الداودیہ (۴) باب العمرۃ۔

شمال کی طرف آٹھ دروازے ہیں (۱) باب العتیق، جسے باب عمرو بن العاص بھی کہتے ہیں (۲) باب الباسطیہ، پہلے اس کا نام باب العجلہ تھا (۳) باب الزیامیہ

(۴) باب القطبی (۵) باب الزیادة، اسے باب الولیۃ بھی کہتے ہیں (۶) باب المحکمہ (۷) باب السلیمانیہ (۸) باب الدریبہ۔

مینار مسجد مسجد اطہر میں اذان کے سات مینار ہیں (۱) مئذنۃ باب السلام (۲) مئذنۃ باب الحکمۃ (۳) مئذنۃ باب الزیادہ (۴) مئذنۃ باب العمرۃ (۵) مئذنۃ باب الوداع (۶) مئذنۃ باب علی (۷) مئذنۃ باب قایتبای۔

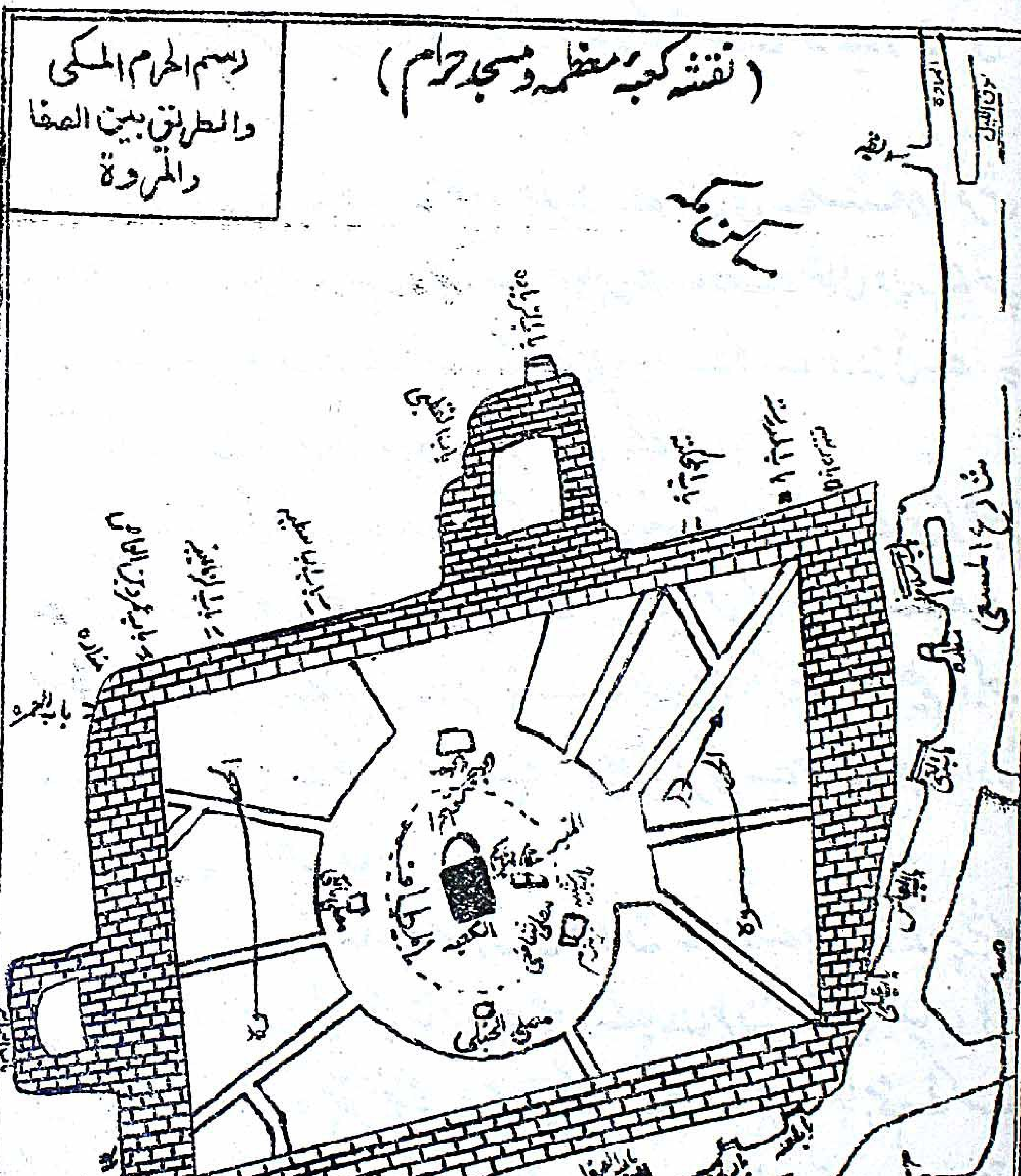

Marfat.com

کعبہ معظمہ مسجد حرام کے وسط میں ایک بڑے حجرے کی شکل پر بنا ہوا ہے تقریباً مربع ہے اور زمین سے ۱۵ میٹر اونچا ہے مشرقی دیوار میں دروازہ ہے، جو زمین سے دو میٹر بلند ہے دیواروں کے زیریں حصہ پر مضبوط پشتہ ہے کعبہ معظمہ کے چار کونوں کے نام (۱) شمال میں رکن عراقی (۲) مغرب میں رکن شامی (۳) جنوب میں رکن یمانی (۴) مشرق میں رکن اسود، مشرقی کونہ میں حجر اسود لگا ہوا ہے یہ بیضوی شکل کا چکنا پتھر ہے اس کا رنگ سیاہ سرخی مائل ہے جس کے گرد چاندی کا خوبصورت حلقہ ہے طواف اسی جگہ سے شروع کیا جاتا ہے۔

کعبۃ اللہ کی عمارت ٹھوس اور مضبوط پتھروں سے بنائی گئی ہے سنگ مرمر کا فرش ہے دیواروں کا اندرونی حصہ بہت خوبصورت ہے باہر سے سادہ ہے شمالی دیوار کے اوپر پرنالہ ہے جسے میزاب رحمت سے خطاب کرتے ہیں یہ سونے کا ہے اور وزنی ہے، یہ پرنالہ حطیم کے اس حصہ میں گرتا ہے جسے حجر اسمٰعیل کہتے ہیں۔

حطیم کعبہ کی شمالی جانب دو میٹر کے فاصلہ پر ایک میٹر بلند عمارت ہے جس کو حطیم کہتے ہیں نصف دائرہ کی شکل ہے جس پر چھت نہیں ہے اس کی دیوار پر سنگ مرمر منقش ہے اور منڈیر کے اوپر آیات قرآنیہ کے ساتھ بانی کا نام کندہ ہے حطیم اور کعبہ کے درمیان حجر اسمٰعیل ہے کھلا ہوا قطعہ ہے نرم پتھر کا فرش ہے حضرت ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ کی قبریں اس میں ہیں۔

مقام ابراہیم کعبہ کے سامنے مشرق میں مطاف کے کنارے چار ستونوں پر شکل مربع ایک قبہ بنا ہوا ہے جس کے چاروں طرف پیتل کی جالیاں لگی ہوئی ہیں اس کے اندر وہ پتھر محفوظ ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ کی تعمیر کی تھی اس کے دروازے کی جانب ایک چھوٹا سا سقف برآمدہ ہے یہ پتھر چاندی کے غلاف میں محفوظ ہے تین بالشت اونچا دو بالشت چوڑا۔ حضرت ابراہیم کے

Marfat.com

دونوں پیروں اور انگلیوں کے نشان اس میں اب تک موجود ہیں اس مقام کے مقابل باب بنی شیبہ ہے جو نصف دائرہ کی شکل میں سائبان سا بنا ہوا ہے آنحضرت صلعم اس دروازے سے مسجد حرام میں آتے جاتے تھے مقام ابراہیم کے بائیں طرف منبر ہے سلطان سلیمان خاں نے ۹۶۶ھ میں اس کی تعمیر کرادی تھی سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے جس میں تیرہ[13] سیڑھیاں ہیں اوپر سنگ مرمر کے چار ستونوں پر مستطیل قبہ بنا ہوا ہے منبر مطاف کے صحن سے بارہ میٹر اونچا ہے۔

مطاف پر سنگ مرمر کا فرش ہے جو کعبۃ اللہ کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے دائرہ کی شکل پر گول ہے اس کو صحن کعبہ بھی کہتے ہیں آنحضرت صلعم اور حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں اس کو مسجد حرام کہتے تھے آج کل اس کے چاروں طرف تانبے کے اڑتیس ستون ہیں جن پر سبز رنگ کیا ہوا ہے۔

چاہ زمزم مقام ابراہیم کے متصل خانہ کعبہ کی مشرقی جانب چاہ زمزم واقع ہے دیوار کعبہ سے ملا ہوا دروازے کے قریب ایک چوکور قطعہ ہے جس کو المعجن کہتے ہیں۔

ملتزم دیوار کعبہ کا وہ حصہ ہے جو حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے درمیان ہے جہاں کی دعا مقبول ہے۔

چار مصلے مصلی شافعی، مشرقی جانب، مصلی حنفی، شمالی جانب، مصلی مالکی غربی جانب، مصلی حنبلی جنوب میں ہے۔

غار حرا مکہ کی بلند جانب میں جبل النور کی چوٹی پر طائف اور عرفات کو جاتے ہوئے بائیں ہاتھ پر یہ پہاڑ آتا ہے اور مکہ سے تقریباً پانچ میل دور ہے یہیں آنحضرت پر پہلی وحی سورہ اقرأ نازل ہوئی۔

غار ثور مکہ کی نشیبی جانب میں محلہ المسفلہ سے جنوب کی طرف مکہ سے دو

Marfat.com

میل کے فاصلہ پر غار ثور ہے اس کی بلندی ایک میل کے قریب ہے اس غار میں ہجرت کے وقت رسول اکرم صلعم اور آپ کے رفیق حضرت ابوبکر صدیق تین دن مقیم تھے۔

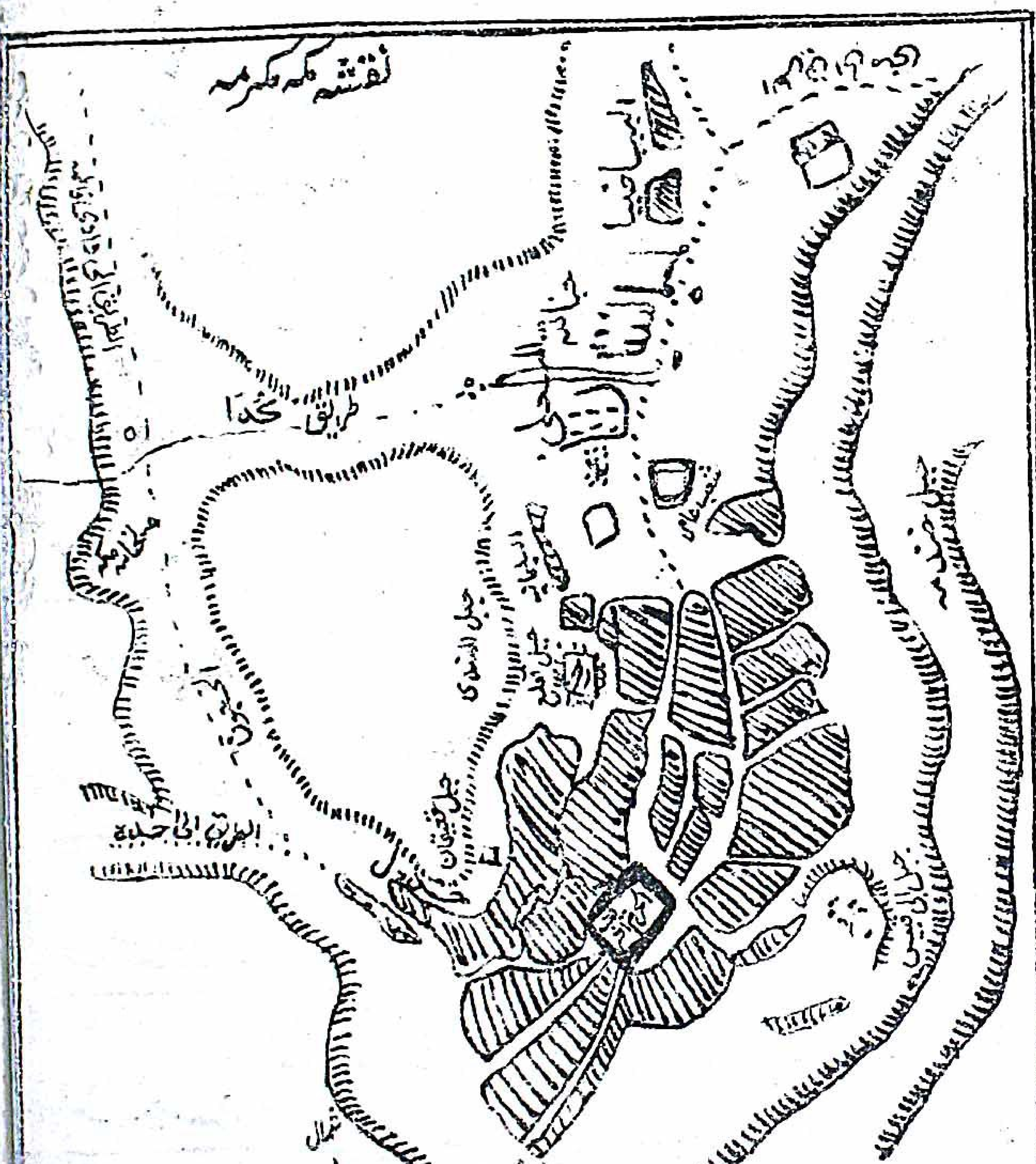

Marfat.com

نقشہ میدانِ عرفات

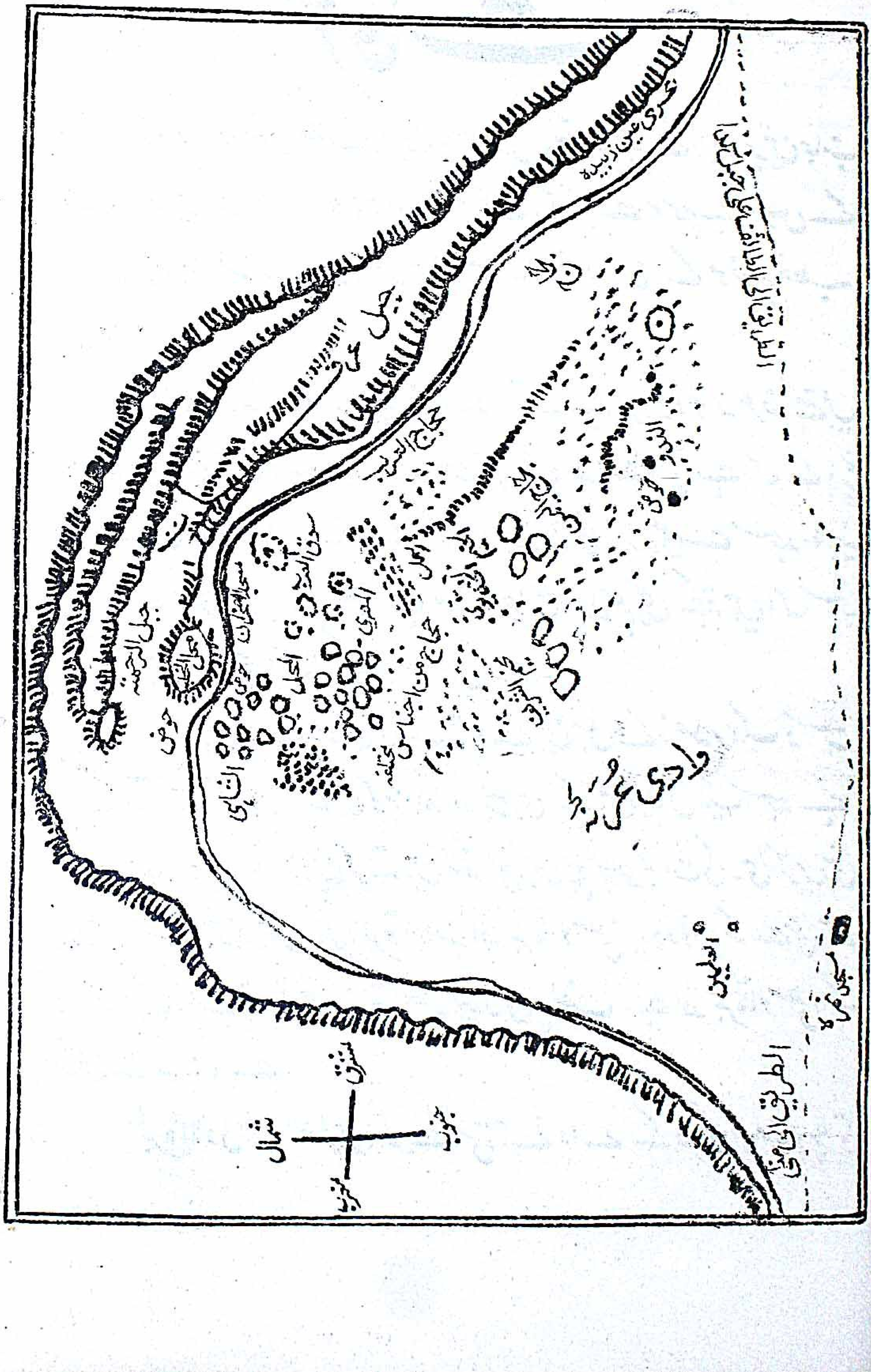

Marfat.com

عرفات

مکہ مکرمہ سے شمال مشرق کی طرف ۹ میل یعنی ۲۵ کیلو میٹر کے فاصلہ پر تین جانب سے پہاڑوں میں گھرا ہوا وسیع میدان عرفات کے نام سے موسوم ہے جس کے شمال میں جبل الرحمۃ ہے جہاں رسول خدا صلعم نے حج الوداع کے موقعہ پر خطبہ دیا تھا۔

وادی عرنہ کے سوا یہ تمام میدان جائے وقوف ہے جس کو وقوفہ عرفہ کہتے ہیں منیٰ سے عرفات کو آتے ہوئے سب سے پہلے مسجد نمرہ سامنے آتی ہے اس کے پانچ دروازے ہیں ایک دروازے کے سامنے کنواں اور پانی کی سبیل بھی ہے مسجد ۹۰ میٹر لمبی اور ۸۰ میٹر چوڑی ہے اسکو مسجد عرفہ یا جامع ابراہیم بھی کہتے ہیں اس مسجد کی تعمیر پہلی صدی ہجری کے کچھ ہی بعد ہوئی ہے۔

مشعر حرام عرفات سے منیٰ کو جاتے ہوئے تین میل کے فاصلہ پر ایک وسیع میدان ہے جس کو مزدلفہ اور جمع بھی کہتے ہیں یہاں ایک مسجد ہے مزدلفہ سے ہی حجاج کنکریاں جمع کرتے ہیں تاکہ منیٰ میں پہونچکر جمرات کی رمی کریں منیٰ میں جمرات ثلثہ (تین پتھر) ہیں جمرۃ العقبہ اور جمرۃ الوسطیٰ یہ دونوں مکہ سے منیٰ آتے ہوئے بائیں جانب پڑتے ہیں جمرۃ العقبہ پہاڑی پر نصب ہے اور جمرۃ الوسطیٰ ایک مکان کے سامنے ہے۔

الجمرۃ الاولیٰ (یا الصغریٰ) مکہ سے منیٰ آنے والے کے دائیں جانب پڑتا ہے۔

Marfat.com

بطن محسر منیٰ کو جاتے ہوئے مزدلفہ کے دو پہاڑی سلسلوں کے درمیان یہ تنگ راستہ آتا ہے جو نصف کیلومیٹر کے قریب لمبا ہے یہ وہ مقام ہے جہاں ابرہہ اشرم کے ہاتھی خانہ کعبہ کے رخ نہیں گئے یہاں رک گئے اور خانہ کعبہ کی طرف سربسجود ہو کر بیٹھ گئے تھے

منیٰ اور مسجد خنیف عرفات سے ۶ میل اور مکہ سے ۳ میل کے فاصلہ پر ہے مسجد خنیف بھی سی جگہ ہے یہ بہت بڑی مربع مسجد ہے چار وں طرف دیوار سے گھری ہوئی ہے اس کے بیچ میں بڑا قبہ ہے۔

Marfat.com

نقشہ منیٰ

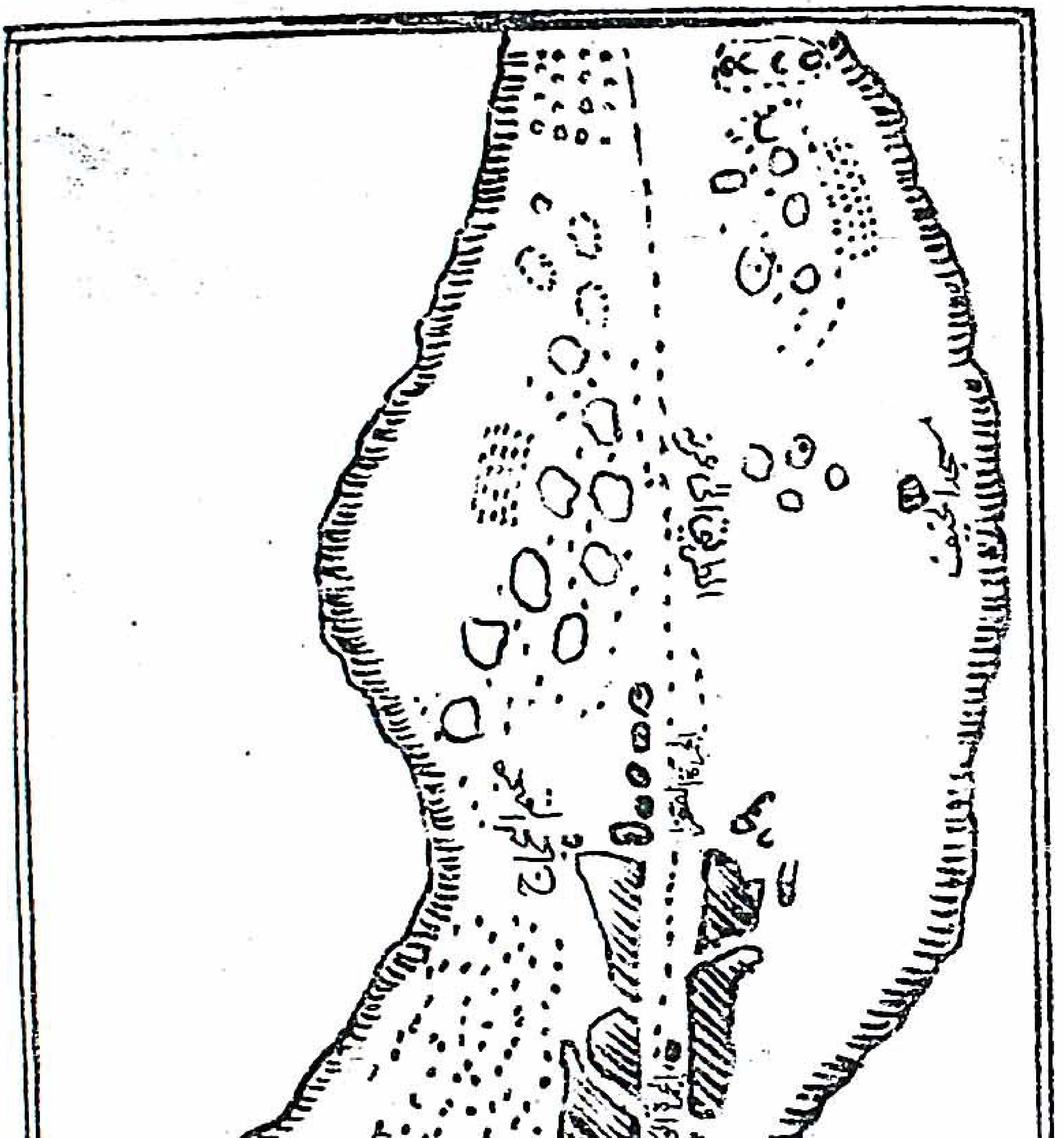

Marfat.com

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ

صفا کعبہ کے جنوب شرق میں یہ پہاڑی ہے۔

مرواہ کعبہ کے مشرق وشمال میں ایک چھوٹی پہاڑی ہے تورات میں اس پہاڑی کا نام مورہ آیا ہے یہی حضرت اسمٰعیل کی قربانی کی جگہ ہے صفا اور مرواہ کے درمیان کا راستہ مسعی کہلاتا ہے جو ۴۰۰ میٹر لمبا ہے اس راستہ میں دو سبز ستون حرم کی دیوار میں لگے ہوئے ہیں جو میلین اخضرین کہلاتے ہیں ایک ستون باب علی کے مینار کے نیچے دوسرا باب عباس کے پاس ہے جیسا کہ پہلے ذکر کیا ہے کہ یہ پہاڑ سنئے اب بھی کچھ بلندی باقی ہے ان پر چند سیڑھیوں سے چڑھتے ہیں باب الصفا سے مسعی میں آنا ہوتا ہے۔

صفا ومروہ کے درمیان سات چکر لگانا حج وعمرہ کے واجبات میں سے ہے میلین اخضرین کے درمیان دوڑ کر چلنا چاہیے

Marfat.com

بدر

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ۔ کہا پروردگار نے کہ فتح دی ہم نے بدر کے دن، یعنی بدر کے میدان میں۔

بَدر بدر ایک گاؤں کا نام ہے سالانہ میلہ لگتا تھا شام سے مدینہ جانے والے لوگوں کی راہ میں ہے یہاں ایک کنواں ہے وادی صفرا کے اخیر ینبوع کے قریب ۸۰ میل مدینہ سے ہے۔ؔ[1]

بدر الکبریٰ اس جنگ کو کہتے ہیں جو اسلام میں بعد ہجرت سب سے اول لڑی گئی اور جس میں قلت نے کثرت پر فتح پائی یعنی ایک ہزار کفار قریش نے جو سامان جنگ سے مسلح و مستعد تھے مدینہ پر چڑھائی کی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف تین سو تیرہ مسلمانوں کو جن کے پاس کہ کافی اسلحہ اور سواری نہ تھی لیکر کفار کے مقابلہ کو نکلے بدر کے مقام پر مقابلہ ہوا، سرغنہ کفار قتل و گرفتار ہوئے مسلمانوں کو بہ امداد خداوندی فتح حاصل ہوئی، قیدیان قریش فدیہ لے کر چھوڑے گئے اور جو قیدی فدیہ دینے کی طاقت نہ رکھتے تھے ان کو اس شرط پر آزاد کیا گیا کہ دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھائیں، چنانچہ ایک ایک قیدی نے دس دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا کر آزادی حاصل کی۔

اُحد جبل اُحد (یہیں جنگ ہوئی تھی) مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ غزوہ احد۔ ابو سفیان نے ۳ ہزار قریش و عرب کا لشکر اپنی قیادت میں لے کر دوبارہ مدینہ پر حملہ کے ارادہ سے مکہ سے روانگی کی، نبی کریم صلی اللہ

---

[1] عجائب الاسفار ص ۱۷۸

علیہ وسلم اس خبر کو سنکر اپنے مہاجرین و انصار کے ساتھ مدینہ سے مقابلہ کو نکلے اور جبل اُحد کے قریب کفار قریش سے میدان داری کی ، دوران جنگ میں محافظ فوج جس کو یہ حکم تھا کہ گھاٹی کو نہ چھوڑے اپنی فتح دیکھ کر اور گھاٹی کو چھوڑ مال اکٹھا کرنے میں مشغول ہو گئے۔ خالد بن ولید جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے اور اس انتظار میں تھے کہ مسلمانوں کے عقب سے حملہ کر کے مسلمانوں کو شکست دیں اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا جس کی وجہ سے مسلمانوں کو شکست ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوا اور ۷۰ سے زیادہ مسلمان شہید ہوئے امیر حمزہ رضی اسی غزوہ میں شہید ہوئے تھے کفار میں سے ۲۳ آدمی کام آئے۔ کفار قریش کی عورتوں نے بعض مسلمانوں کی لاشوں کو مثلہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ارادہ ہوا مگر اللہ تعالے نے اپنے نبی برحق کو اس کام سے منع فرمادیا۔

مسجد قبا مدینہ سے کوس بھر کے فاصلہ پر کعبہ کی طرف قبا نام ایک گاؤں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ سے ہجرت فرما کر غار ثور میں معہ حضرت صدیق اکبر (ثانی اثنین اذ ہما فی الغار) تین یوم قیام کر کے پہلی منزل قبا میں کی اور حضرت کلثوم کے گھر ٹھہرے اسی جگہ ایک مسجد تعمیر فرمائی ، جو مسجد قبا کے نام سے مشہور ہے [۱]

والذین اتخذ و مسجد اضرار وکفراً ولتفریقاً بین المومنین۔ منافقین نے مسلمانوں میں کفر و نفاق پھیلانے کے لئے ایک اور مسجد بنائی۔

مسجد ضرار مسجد قبا کے بعد رؤسا منافقین نے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے اور ضعفا قلوب کو اپنی نیات فاسدہ و مضلہ کا آلہ بنانے کے لئے کہا

---

[۱] عمدۃ الاخبار فی مدینۃ المختار لاحمد ابن عبد الحمید عباسی ص ۱۳۳

کہ تم اپنے لئے ایک موزوں مسجد بناؤ اور اپنی علیحدہ جماعت قائم کرو۔ اس وسیبہ نفاق کا محرک ابو عامر الراہب تھا۔ لوگ آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے اس مسجد میں چلنے کے لئے کہا۔ اللہ تعالے کو ان کا نفاق فی الملتہ معلوم تھا۔ اس لئے آپ کو جانے سے روکا اور اس مسجد کو مسجد ضرار کے لقب سے یاد کیا۔[1]

---

[1] اسباب النزول از امام ابوالحسن واحدی ص ۱۹۵

Marfat.com

حنین

وَيَوْمَ حُنَيْنٍ

حنین، مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی ہے۔ ذوالمجاز عرب کے مشہور بازار اور عرفہ سے تین میل اس کے دامن میں ہے اس مقام کو عطاشش بھی کہتے ہیں، جنگ حنین کے لئے قبائل ہوازن و ثقیف نے بڑے پیمانہ پر تیاری کی تھی، ان کے مقابل دس ہزار اصحاب مدنی اور دو ہزار مکی مسلمان اور ۸۰ کے قریب مشرک بھی حضور اقدس صلعم کے ہمراہ تھے وادی حُنین میں آکر مقابلہ ہوا، کفار کو شکست ہوئی اور مسلمان حضور صلعم کی ثبات و استقلال و جرآت سے کامیاب ہوگئے۔

Marfat.com

یثرب (مدینہ)

(یا اہلِ یثرب)

یثرب (مدینہ) یثرب نامی عمالقی نے بسایا۔ آخیر میں یہودیوں بنی نضیر اور بنو قریظہ اور بنو قینقاع کے ہاتھ میں آگیا۔ ۳۰۰ء میں ازد کے دو قبیلہ اوس اور خزرج نے اس کی سرحد میں سکونت اختیار کی ۴۹۲ء میں یہ یثرب پر قابض ہو گئے اور تبابعہ یمن سے نبرد آزمائی کرتے رہے پھر باہمی پھوٹ سے کمزور ہو گئے ۵۶۷ء تا ۶۱۵ء میں باہم صلح ہو گئی۔ پھر یہ لوگ جب آنحضرت صلعم تشریف لائے آپ کے متبع ہو کر انصار کے معزز لقب سے سرفراز ہوئے آنحضرت صلعم نے ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ میں دین اسلام کو تکمیل فرما کر وفات فرمائی اور وہیں مزار اقدس بنایا گیا۔

مدینہ کا جغرافیہ مدینہ، جدہ سے ۲۴۰ میل شمال میں ہے اور سمندر سے ۲۵۔۳۰ میل دور ہے یہ اس پہاڑی سلسلہ پر ہے جو بحر احمر کے کنارے شمال سے جنوب قریب ۷۰۰ میل چلا گیا ہے۔

حرم نبی مسجد نبوی کو حرم نبی کہتے ہیں یہ بہت وسیع اور خوبصورت عمارت ہے اس کے پانچ دروازے ہیں، باب رحمن، باب السلام باب مجیدی، باب النساء اور باب جبریل۔ اور اونچے پانچ منیار بھی ہیں۔

چاروں طرف دالان ہیں۔ بیچ میں کھلا ہوا صحن ہے (قبلہ رخ) جنوب کی طرف کا دالان نہایت خوبصورت ہے مثل شاہی محل کے ہے اس حصہ کے غربی جانب باب الرحمن ہے۔

Marfat.com

روضہ مبارک باب جبرئیلؑ یعنی حرم کے جنوبی مشرقی کونے کے دروازے بند ہیں اور اس میں حضور نبی اکرمؐ کا روضہ مبارک ہے جس میں حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ مدفون ہیں تمام جگہ جالی سے گھری ہوئی ہے۔

حضور کے روضہ مبارک کا قبہ گنبد خضرا کہلاتا ہے یہ اوپر سے سبز رنگا ہوا ہے حرم شریف کے صحن میں چند کھجور کے درخت قدیم زمانہ سے لگے ہوئے تھے اس کو ریاض فاطمہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

تبوک

یہ وہ مقام ہے جہاں حضور صلعم نے کفار سے جنگ کا ارادہ کیا تھا اس جگہ کو ابن بطوطہ نے دیکھا ہے[1]۔ تبوک سے پانچ دن کے راستہ پر بیئر حجر ثمود ہے اس کا پانی نہیں پیا جاتا۔ ثمود کے کھنڈرات کی سیڑھیاں شکستہ ابھی باقی ہیں[2]۔ تبوک المدینہ اور دمشق کے درمیان ہے

ختم

---

[1] عجائب الاسفار ص ۱۰۹

Marfat.com

سلسلۂ مطبوعات انجمن ترقی اُردو، پاکستان ۲۷۶

جغرافیہ قرآن

مؤلفہ

انتظام اللہ شہابی

شائع کردہ

انجمن ترقیٔ اُردو (پاکستان)

اُردو روڈ۔ کراچی ۱

۱۱۵

Marfat.com